سرکاری رپورٹ

ساتواں / اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲-	وقفہ سوالات	۲
۳-	رخصت کی درخواستیں	۱۳
۴-	تحریک استحقاق منجانب میر عاصم کرد	۱۴
۵-	مشترکہ تحریک استحقاق منجانب سردار محمد طاہر لونی	۱۶
۶-	تحریک استحقاق مسٹر ارجن داس بگٹی	۱۷
۷-	قرار دادیں :	۲۳
	(i) قرارداد نمبر ۳۴- منجانب مسٹر ارجن داس بگٹی	
	(ii) قرارداد نمبر ۴۰- منجانب میر محمد عاصم کرد	
	(iii) قرارداد نمبر ۴۵- منجانب سردار سنت سنگھ	

جلد : ششم

شمارہ: نہم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں اجلاس

بروز پنج شنبہ مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈوکیٹ

قبل دوپہر گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ ○
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ○ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ○ مٰلِکِ یَومِ الدِّینِ ○ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ ○ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ ○ صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم ۵ غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَ لَا الضَّآلِّینَ ○ صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم ○

ترجمہ : ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا- (خدایا!) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں- (خدایا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا' ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا سوال۔

میر محمد صالح بھوتانی

(وزیر صنعت و حرفت)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

جناب اسپیکر۔ ویسے سوال نمبر ۳۱۳ کا جواب میں معزز ممبر کو تین اکتوبر کو دے چکا ہو اگر وہ چاہتے ہیں تو آج بھی ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں اسی طرح سوال نمبر ۳۱۳ کا جواب بھی میں ۳ اکتوبر کو دے چکا ہوں اگر آج بھی وہ چاہیں تو میں دے دوں گا۔

☆ ۳۳۱ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوتول مستونگ ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے عرصہ کئی سالوں سے بند پڑی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو چوتول میں نصب شدہ مشینوں کو نکال کر فروخت کیا گیا ہے یا نہیں، تفصیل دی جائے؟

○ **میر محمد صالح بھوتانی۔ (وزیر صنعت و حرفت)۔** یہ منصوبہ کئی وجوہات کی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا جن میں ناقص منصوبہ بندی ناقص تعمیر کے علاوہ اون کی بین الاقوامی قیمت میں غیر متوقع کمی شامل ہے اور ان وجوہات میں منصوبہ کو مکمل کرنا / چلانے میں کافی مالی نقصان کا احتمال ہو سکتا تھا۔ جس کی وجہ سے اس وقت کی حکومت نے فیصلہ کیا کہ مشینری کو فروخت کیا جائے اور زیر تکمیل عمارتوں کو محکمہ زراعت کے حوالے کیا جائے تاکہ کارآمد مصرف میں لایا جائے۔ چوتول کے بیشتر مشینری بیرونی ممالک سے درآمد شدہ ہے وہ ابھی تک نصب نہیں کی گئی ہیں کوشش کی جارہی ہے کہ اس مشینری کو فروخت کیا جاسکے اور اس سلسلے میں مختلف پارٹیوں سے گفت و شنید جاری ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** میں چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی میں کارروائی جاری رہے اس کو وائنڈ

اپ نہ کریں اس کو چلائیں تو میں ایک ضمنی سوال کروں گا چوتول کی جو مشینری پڑی ہے اسے باہر سے منگوایا گیا ہے گورنمنٹ کے اس پر کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ دو سالوں سے مشینری پڑی ہے اس کو زنگ لگ چکا ہے اگر گورنمنٹ اس کو دینا چاہتی ہے تو اس کو کسی کو دے دیا جائے تاکہ ہم کچھ کریں۔ ہمارے رخشاں کے علاقہ میں مال و مویشی بہت ہیں۔ ــــــ میں کافی مال ہے اگر حکومت چاہے تو اس کے لئے یہ بہتر ہوگا اگر منسٹر صاحب اسے بیچنا چاہتے ہیں کسی کو دینا چاہتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ مجھے دے دیں ہم اس کو لے لیں۔

○ **میر محمد صالح بھوتانی۔ (وزیر صنعت)۔** ہمیں خوشی ہوگی اگر نوشیروانی صاحب خود خریدیں گے تو ہم اس کو اگر بیچیں گے تو ان کو دے دیں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** لینے کے لئے تو ہم تیار ہیں لیں گے لیکن بینک سے Loan لے کر قسطوں پر ہم لیں گے یہ بلوچستان کے لئے آئی ہے۔ میں نے جیسے کہا اس کے پڑے رہنے کی بجائے اگر کسی اور کو دے دیں یعنی کسی اور صوبہ کو دے دیں تو اس سے صوبہ کا نقصان ہے رخشاں میں پانی اور بجلی آرہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ کا کوئی اور ضمنی سوال تو نہیں ہے؟

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** میرے پاس اتنی اماؤنٹ نہیں ہے میں قسطوں پر بینک سے Loan لے کر لے سکوں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** اگر لوں گا تو اتنی اماؤنٹ میرے پاس نہیں ہے میں Loan لوں گا۔

○ **وزیر صنعت۔** جناب اسپیکر۔ جہاں تک ممکن ہوا ہم نوشیروانی صاحب سے رعایت کریں گے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** شکریہ۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ یہاں ایک جواب دیا گیا ہے کہ ناقص منصوبہ بندی یعنی "یہ منصوبہ کئی وجوہات کی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا جن میں ناقص منصوبہ بندی ناقص تعمیر کے علاوہ اون کی بین الاقوامی قیمت میں غیر متوقع کمی شامل ہے اور ان وجوہات میں منصوبہ کو مکمل کرنا/ چلانے میں کافی مالی نقصان کا احتمال ہو سکتا تھا"۔ کیا اس وقت کی حکومت میں جن لوگوں نے منصوبہ بندی کی تھی اس کی کارکردگی

ناقص رہی ہے جس سے بلوچستان کو نقصان ہوا ہے اس سلسلہ میں کچھ اقدامات آپ کر رہے ہیں؟

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ اس ناقص منصوبہ بندی میں جو بھی افسران ملوث تھے ان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی اور اینٹی کرپشن کو تفتیش کے لئے ہم نے بھیجا ہے جیسے ہی ہمیں رپورٹ ملی ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب فرمارہے ہیں کہ اس حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مل کی مشینری فروخت کی جائے اور ساتھ ہی ساتھ وہ ان الفاظ میں لکھ رہے ہیں کہ یہ مشینری بیرونی ممالک سے درآمد شدہ ہے لہٰذا میری ضمنی سوال یہ ہے کہ اس مشینری کی قیمت خرید کیا ہے اور اس کی قیمت پر فروخت کا تعین آپ نے کتنا کیا ہے؟ کیا رکھا ہے؟ آپ نے اور آپ کی حکومت نے۔

○ **وزیر محنت۔** اس کی قیمت خرید ایک پوائنٹ ایک ملین ہے جو بھی ریزن ایبل یعنی معقول بولی آئیگی ہم اس پر دے دیں گے اس کا باقاعدہ ٹینڈر ہوگا۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ یہ کئی سالوں سے پڑی ہے اس کو زنگ بھی لگ گیا ہے ہم چاہتے ہیں اس کو نصف قیمت پر ہمیں دے دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر صاحب اس سوال کا جواب ہوگیا ہے آپ اگلا سوال پوچھیں۔

☆ ۳۱۴ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

اسمال انڈسٹریز کے مختلف سینٹروں سے ماہانہ / سالانہ کس قدر آمدنی ہوتی ہے۔ نیز قالین سازی سے اندرون ملک اور بیرون ملک کس قدر آمدنی ہوئی ہے' تفصیل دی جائے۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** ہمارے تمام مراکز تربیتی مراکز ہیں جہاں مقامی لڑکے اور لڑکیوں کو قالین بافی' کشیدہ کاری' لیدر ایمبرائڈری' ماربل' لکڑی کے کام وغیرہ وغیرہ میں تربیت دی جاتی ہے ان مراکز میں تقریباً ۲۳۰۶ بچوں کو تربیت دینے کی گنجائش ہے' انہیں ماہانہ ۲۰۰ روپے فی ٹرینی وظیفہ دیا جاتا ہے۔ یہ مراکز نفع و نقصان کی بنیاد پر نہیں چل رہے۔ ان مراکز کی تیار شدہ مختلف اشیاء کی فروخت سے سالانہ ۴۰ لاکھ روپے کی وصولی ہوتی ہے۔

ٹرینز کے ہاتھوں تیار کئے گئے قالینوں کو محکمہ ھذا کی سیلز شاپ کوئٹہ' کراچی اور اسلام آباد میں اندرون ملک

فروخت کرنے کا انتظام ہے اس طرح فروخت ہونے والے قالینوں کے خام مال اور مزدوری وغیرہ کی لاگت جو کہ ورکنگ کیپٹل (Working Capital) سے ادا ہوتی ہے پوری کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ محکمہ ہذا کی طرف سے قالینوں کی بیرونی ملک برآمد نہیں کی جاتی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چالیس لاکھ سالانہ ہے کیا یہ فائدہ میں ہے یا اس اماؤنٹ میں آپ کو مل رہا ہے جو قیمت ہے اس وقت؟

○ **وزیر صنعت۔** جناب والا۔ یہ آمدنی یا نفع و نقصان کی بنیاد پر نہیں ہے۔ یہ صرف تربیت کے لئے کھولے گئے ہیں تاکہ لوگ تربیت حاصل کرکے اپنا روزگار کر سکیں یہ عوام کی بہبود کے لئے چلائے جا رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ ۳۱۵ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

وزیراعظم کے اعلان کے بعد محکمہ صنعت نے صوبہ میں صنعتی ترقی کے لئے کون کون سے انقلابی صنعتی پروگرام سے عوام الناس کو روشناس کرایا ہے تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** چونکہ وفاقی حکومت نے صنعتی پالیسی وضع کردی ہے اور حال ہی میں ملک میں صنعت کاری کے لئے مختلف مراعات کا اعلان کیا جس سے بلوچستان میں سرمایہ کاری کرنے والے صنعتکار بھی مستفید ہوں گے لہذا صوبائی حکومت مزید کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی۔ تاہم وفاقی حکومت کی پالیسی کی روشنی میں صوبائی حکومت نے صنعتوں کے فروغ کے لئے صوبہ میں کئی علاقوں میں صنعتی علاقے قائم کرنے شروع کئے ہیں یہ علاقے مندرجہ ذیل علاقوں میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ حب	۲۔ اوتھل	۳۔ کوئٹہ
۴۔ دوندر	۵۔ پسنی	۶۔ خضدار
۷۔ سبی	۸۔ لورالائی	۹۔ ڈیرہ اللہ یار

۱۰۔ ڈیرہ مراد جمالی۔ ان صنعتی علاقوں میں ہر قسم کی سہولیات یعنی بجلی، پانی، سڑکیں وغیرہ مہیا کی جارہی ہیں۔ مزید برآں صوبائی حکومت صوبہ کی پسماندگی کی بناء پر وفاقی حکومت سے صنعتکاروں کے لئے مزید مراعات

دینے کے لئے رجوع کر رہی ہے تاکہ اس صوبہ میں دوسرے صوبوں کی طرح صنعتوں کا فروغ ہو اور پسماندہ آبادی کو روزگار کے مواقع فراہم ہوں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ جناب نواز شریف نے یہ اعلان کیا تھا لیکن ہمارے بلوچستان میں اتنی صنعتیں بند پڑی ہیں جن کو چلانے کے لئے آپ وفاقی حکومت سے رجوع کریں۔ ٹھیک ہے اس میں ٹائم تو لگے گا لیکن بلوچستان میں ان کو چلانے کی کوشش کریں اور وفاقی حکومت سے رجوع کریں۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر۔ یہاں میرے خیال میں پریکٹیکل یعنی عملی طور پر کام نہیں ہوا ہے پیپرز میں شاید ہوا ہوگا وندر کے بارے میں نہیں کہہ سکتا لیکن تربت میں عملاً کوئی کام نہیں ہوا۔ بجلی اور روڈ وہاں ہیں۔

○ **وزیر صنعت۔** میں نے عرض کیا' کیئے جارہے ہیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** کب تک کیئے جارہے ہیں کیا کیئے جارہے ہیں؟ اس کے لئے آپ ہمیں ٹائم دے دیں۔

○ **وزیر صنعت۔** انشاء اللہ فنڈز ریلیز ہونگے اسی سال شروع کرنے کا پروگرام ہے کہ ان تمام اسٹیٹس کو ڈیولپ کیا جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ وزیر صاحب اپنے جواب میں فرما رہے ہیں۔ "لہذا صوبائی حکومت کوئی قدم نہیں اٹھاسکتی تاہم وفاقی حکومت کی پالیسی کی روشنی میں صوبائی حکومت نے صنعتوں کے فروغ کے لئے صوبہ میں کئی علاقوں میں صنعتی علاقے قائم کرنے شروع کئے ہیں" اور اس کے بعد ہی وہ اپنی تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صوبائی حکومت نے وفاقی حکومت سے صنعتکاروں کے لئے مزید مراعات کے لئے رجوع کیا ہے۔ جناب والا۔ مزید مراعات کی تفصیل کیا ہے؟

○ **وزیر صنعت۔** جناب والا۔ یہ ایک وفاقی معاملہ ہے وفاقی پالیسی ہے وہ پالیسی دیتے ہیں جہاں تک رجوع کرنے کا تعلق ہے ہم کوشش کریں کیونکہ یہ ہمارا حق ہے۔۔۔۔(مداخلت)

مجھے موقع دیں ذرا بولنے کا۔ اس سلسلہ میں ہم نے جو مراعات مانگی ہیں وہ میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں

ہماری کوشش ہے کہ اس صوبہ میں مزید صنعتیں لگ سکیں جس طرح صوبہ سرحد میں صنعتی ترقی لانے کا اعلان کیا گیا ہے وہاں کوشش کی گئی ہے۔ ہمارا بلوچستان جو پسماندہ صوبہ ہے اس وقت ہم نے وزیراعظم کی خدمت میں ایک ڈی او لیٹر وزیر اعلیٰ کے توسط سے لکھا ہے جس میں صوبہ بلوچستان کی تمام صنعتوں کو بشمول حب کے صنعتی علاقہ کو ۱۹۹۵ء تک سیلز ٹیکس سے چھوٹ دی جائے' کراچی کے ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کی طرح بلوچستان میں بھی صنعتوں کو پچیس فیصد ٹیکس سے مستقل چھوٹ تمام سامان کیپٹل گڈز جو بلوچستان کی صنعتوں کے لئے درکار ہے کو لائسنس فیس اور اقراء سرچارج سے مستثنیٰ قرار دینا۔ تمام قرضہ دہندہ اداروں میں بلوچستان کے صنعتکاروں' آنے والے چار سال میں تقسیم کرکے پانچ ملین روپے ہے چونکہ بجلی صوبہ سرحد سے پیدا ہوتی ہے وہاں پچیس فیصد ریبیٹ دی جاتی ہے اسی طرح ہم نے بھی یہاں گیس سے چلنے والی صنعتوں پر بھی پچیس فیصد Rebate مانگی ہے اس لئے کہ گیس یہاں بلوچستان میں پیدا ہوتی ہے ہم نے یہ چھوٹ وفاقی حکومت سے مانگی ہے۔ ہم نے پورے بلوچستان کو صنعتی علاقہ قرار دینے کے لئے کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اسے دیہی علاقہ صنعتوں کے بارے میں تصور کیا جائے اور کوئی امتیاز نہ کیا جائے یعنی کارپوریشن وغیرہ کا فرق نہ کیا جائے۔ اسلئے کہ بلوچستان پسماندہ علاقہ ہے تاکہ یہاں لوگوں کو (Incentive) انسینٹو ملے اس کے ساتھ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں بجلی میں بھی رعایت دی جائے جس طرح صوبہ سرحد میں بجلی سے چلنے والی صنعتوں کو دی جارہی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** وزیر صاحب یقیناً تیاری کرکے آئے ہیں لیکن میری گذارش یہ ہے کہ مزید کوئی اقدام صوبائی حکومت نہیں اٹھا سکتی ہے۔ کیا یہ آپ کی ذاتی تجویز ہے یا حکومت کی تجویز ہے؟

○ **وزیر صنعت۔** یہ میری ذاتی تجویز نہیں ہے بلکہ یہ حکومت کی تجویز ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** آپ فرما رہے ہیں کہ مرکزی حکومت کی پالیسی کے بعد صوبائی حکومت کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی؟

○ **وزیر صنعت۔** پالیسی تو وفاقی حکومت دیتی ہے ہم تو پالیسی نہیں دے سکتے۔ بہرحال ہم صرف رجوع کرسکتے ہیں پالیسی دینا ان کا کام ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا آپ توقع کرتے ہیں کہ رجوع کرنے سے آمین بھی ہوجائیں گی یہ باتیں؟

○ **وزیر صنعت۔** ہم تو یہیں توقع کرتے ہیں کہ اسے اہمیت دی جائے یہ بلوچستان صوبے کا معاملہ ہے میری ذات کا معاملہ نہیں ہے۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** خدا کرے۔ ایسا ہو۔

○ **مسٹرعبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ ہم چوالیس سال سے پارٹیشن کے بعد سے لے کر اب تک جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے اس وقت سے اب تک ہم یہی سن رہے ہیں۔ ایک چیز اور ہے وہ یہ کہ خدا کے لئے کوئی عملی قدم اٹھائیں تاکہ اس غریب صوبہ میں کچھ نہ کچھ ہوجائے۔

○ **مسٹرعبدالقہار خان۔** (ضمنی سوال) جناب والا۔ اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے جو علاقے سلیکٹ کئے ہیں۔ اس میں تقریباً دس علاقے سلیکٹ کئے ہیں۔ میں وزیر متعلقہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ علاقے کس پیمانے کے تحت سلیکٹ کئے ہیں۔ اس میں کیا چیز رکھی ہے آبادی کے لحاظ سے؟ شہری نقطہ نظر سے؟ زمین کے لحاظ سے؟ پانی کے لحاظ سے اور کس لحاظ سے آپ نے ان علاقوں کو سلیکٹ کیا ہے۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ یہ علاقے ہماری حکومت سے پہلے سلیکٹ کئے گئے تھے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں انڈسٹریلائزیشن Industrialization ہوسکتی تھی جہاں خام مال درآمد ہوسکتا تھا' مارکیٹ وغیرہ کی وجہ سے سلیکٹ کئے گئے ہیں۔ ان علاقوں میں مختلف قسم کی فیکٹریاں لگائی جائیں اور انہیں خام مال مل سکے۔

☆ ۳۱۶ **میرعبدالکریم نوشیروانی۔** کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی اکثر ملیں ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے عرصہ کئی سالوں سے بند پڑی ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو موجودہ صوبائی حکومت نے ان ملوں کو دوبارہ کھولنے سے متعلق اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر صنعت و حرفت۔**

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ میں دو ٹیکسٹائل مل اور ایک وولن مل جو کوئٹہ' لسبیلہ اور ہرنائی میں واقع ہیں بند پڑی ہیں چونکہ یہ تینوں مل وفاقی وزارت پیداوار کے زیر انتظام ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں مذکورہ وزارت صحیح

جواب دے سکتا ہے البتہ اگر معزز رکن اسمبلی چاہتے ہیں تو وجوہات مذکورہ وزارت سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔
(ب) موجودہ صوبائی حکومت نے کئی مواقع پر وزارت پیداوار سے استدعا کی کہ ان بند ملوں کو چلایا جائے یا ان کا مالی لحاظ سے چلانا ممکن نہیں ہے تو ایسے اقدامات اٹھائیں تاکہ مزدوروں کو ان کا حق مل جائے اور مل بند ہونے کی صورت میں اس قابل ہوں کہ اپنی مالی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھا سکیں اور حکومت کے لئے مسئلہ کھڑا نہ ہو۔

معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کیا جاتا ہے کہ پاک ایران وزارتی کمیشن کا ابھی چند دن ہوئے اجلاس ہوا جس میں بیلہ ٹیکسٹائل اور بولان ٹیکسٹائل ملز کے امور زیر غور آئے۔ اجلاس کے فیصلوں کا ابھی تک انتظار ہے۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر میں یہ ۱۹۸۵ء سے سنتا چلا آرہا ہوں۔ بلوچستان میں یہی چند ملیں ہیں جن میں لوگ برسر روزگار ہیں۔ ہم لوگ اس کے لئے ۱۹۸۵ء سے کوششیں کر رہے ہیں اور یہ ملیں آج کھلیں گی اور کل کھلیں گی۔ پاک ایران کمیشن کی کئی مرتبہ میٹنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ ان کا کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ بلوچستان جو اس وقت بیروزگاری کی لپیٹ میں ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ وفاقی حکومت سے رجوع کریں ان سے کچھ امداد مانگیں پاک ایران کمیشن کے پاس فنڈز بھی ہیں تاکہ وہ اسے چلائیں اور لوگ بیروزگاری سے بچ جائیں۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ اس سلسلہ میں میں ابھی اسلام آباد گیا تھا۔ وزیراعلیٰ صاحب بھی وہاں تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے اور میں نے وہاں بات کی تھی۔ وفاقی وزیر پیداوار سے اور انہوں نے بھی یقین دلایا ہے کہ جلد ہی ملیں چلائیں گے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ملیں چلیں گی۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ مرکز میں تو لاکھوں ملیں چل رہی ہیں۔ جن کا کوئی حساب ہی نہیں ہے لیکن یہ صوبہ بھی پاکستان کا حصہ ہے اس صوبے کے لوگ بھی مفلس ہیں اور اس صوبے کے لوگ بھی محب وطن پاکستانی ہیں۔ ان کا بھی حق بنتا ہے اسوقت جتنی بیروزگاری ہمارے صوبے میں ہے کہیں نہیں ہے تو جناب خدا کے لئے ان کے لئے کچھ اقدامات کریں ورنہ اگر یہ حال رہا تو لوگ ہمارے منہ پر تھوکیں گے کہ بھئی آپ اسمبلی کے ممبر ہیں آپ نے ہمارے لئے کیا کیا؟

○ **جناب اسپیکر۔** جناب عبدالحمید خان اچکزئی آپ کوئی ضمنی سوال کر رہے تھے؟

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** جناب والا۔ آپ کے توسط سے میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ ملک میں پرائیوٹائزیشن کی جو رو چل رہی ہیں اگر آپ سے نہیں چلایا جاتا یا آپ سے ملیں نہیں چلائی جا رہی ہیں تو آپ انہیں کیوں پرائیوٹ سیکٹر میں نہیں دے دیتے۔ کیا وجہ ہے کہ پرائیوٹ سیکٹر میں نہیں دے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا موزوں ٹائم ہے اسے پرائیوٹائز کر کے لوگوں کو دے دیں اور پرائیوٹائزیشن کے دوران بلوچستان کے لوگوں کو ترجیح دی جائے تاکہ بلوچستان کے لوگ اسے چلا سکیں۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ میں آپ کے توسط سے یہ عرض کروں گا کہ بیلہ ٹیکسٹائل اور بولان ٹیکسٹائل ملز وہ پاکستان اور ایران کا Joint-Venture ہے جب تک ایران گورنمنٹ راضی نہیں ہوتی ہے اس وقت تک یہ پرائیوٹائزیشن نہیں ہوسکتی ہے۔ ابھی ان ملوں کو چلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور انشاء اللہ یہ ملیں چلیں گی۔ جہاں تک ہرنائی وولن ملز کا تعلق ہے اسے ہم پرائیوٹائز کر رہے ہیں۔ اس کے لئے اگر کوئی معزز رکن چاہے یا اور کوئی چاہے تو وہ بٹ دے سکتا ہے اور ہم بھی ان کی مدد کریں گے تاکہ انہیں ملے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** (ضمنی سوال) جناب والا۔ کیا وزیر موصوف یہ بتاسکتے ہیں کہ یہ جو ملیں بند ہیں کن وجوہات کی بناء پر ان کو بند کیا گیا ہے۔ جن میں ہرنائی مل بیلہ مل اور یہ جو کوئٹہ میں مل شامل ہیں جیسا کہ یہاں سے سوال کیا گیا ہے کہ یہ ملیں بند ہیں ان ملوں کو دوبارہ کھولنے کے اقدامات کئے گئے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب عبدالقہار خان صاحب اس کا جواب پہلے حصہ کے جواب میں آچکا ہے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب والا۔ اس میں یہ نہیں ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ وفاقی وزارت پیداوار زیر انتظام ہیں لیکن یہ تو پوچھ سکتے ہیں کہ یہ کس بناء پر بند کئے گئے ہیں۔

○ **وزیر صنعت و حرفت ۔** جناب والا۔ چونکہ یہ وفاق کا معاملہ ہے لیکن جہاں تک میری معلومات ہیں اس کے مطابق وہ انتظامی طور پر صحیح طریقہ سے نہیں چلاسکتے۔ جس کی وجہ سے یہ ملیں خسارہ میں رہ گئیں اور انہیں ان ملوں کا بند کرنا پڑا

○ **عبدالکریم نوشیروانی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ کیا وزیر متعلقہ یہ بتاسکتے ہیں کہ وہاں وفاق میں ایسا کتنی ملیں بند ہیں یا یہ ملیں بلوچستان میں بند کی ہیں؟

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ ابھی آپ نے ایسا سوال کیا ہے کہ میں اس کے بارے میں

کیا بتاؤں؟

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر۔ اس میں ہمارا قصور ہے۔ ہمارا قصور آپ بتا دیں آخر ہمارا قصور کیا ہے۔ ہم وفاق کے ساتھ مخلص ہیں ہم نے وفاق کے ساتھ ہمیشہ تعاون کیا ہے اور پاکستان بنانے میں سب سے پہلے بلوچستان کا ہاتھ تھا۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ جب میں وفاقی منسٹر بنوں گا تو اس کا جواب فراہم کردوں گا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ **۳۳۰ میر عبدالکریم نوشیروانی۔**کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سینڈک پروجیکٹ میں مقامی لوگوں کے لئے کچھ آسامیاں مخصوص کی گئیں ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ کوٹہ کس قدر ہے اور اب تک صوبہ کے کن کن اضلاع سے مقامی باشندوں کی تعیناتیاں ہوئی ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** آفیسروں کے لئے ۳۰۵ فیصد کوٹہ وفاقی حکومت نے مقرر کیا ہے اس ادارے میں ۴۰ آفیسوں کے مقابلے میں ۴۱ آفیسر بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

ماتحت عملے کے لئے کوئی کوٹہ مقرر نہیں کیا گیا تاہم مقامی لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ صرف ایسی صورت میں جہاں کسی پوسٹ لئے موزوں مقامی آدمی نہیں ملتا تو تو اس صورت میں دوسرے صوبوں سے افراد کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تعداد عملہ	۱۳۴
بلوچستان سے لئے گئے	۵۷

○ **ڈومیسائل امیدواروں کی تعداد۔** بلوچستان کے ڈومیسائل امیدوار جو اس وقت اس ادارے میں کام کر رہے ہیں ان کا تعلق مندرجہ ذیل اضلاع سے ہے۔چاغی، خاران، قلات، کوئٹہ

ان لوگوں کو اس وقت بھرتی کیا گیا تھا جب اس ادارے کا دفتر کراچی میں تھا۔ حکومت کے بھرتی پر پابندی کے باعث ۱۹۹۰ء کے بعد کسی کو بھرتی نہیں کیا گیا۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** جناب والا۔ سوال نمبر ۳۳۰ کے بارے میں' میں یہ عرض کروں گا کہ اس سوال کے جواب میں مطمئن نہیں ہوں یہ جواب مجھے صحیح نہیں لگتا ہے کہ اس کا جواب ایوان کے ممبران کو دوں یہ ایوان کے تمام ممبران سے درخواست کروں گا کہ مجھے وقت دیا جائے تاکہ میں ایوان کے ممبران کو صحیح جواب فراہم کرسکوں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جناب اسپیکر ٹھیک ہے ہم ان کو وقت دیں گے مگر جواب میں جو لکھا ہوا کہ چالیس افسروں میں سے ۱۶ کا تعلق بلوچستان سے ہے کیا ہمیں ان کا حق ہے۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** اس لئے تو میں نے کہا مجھے وقت دیا جائے تاکہ میں صحیح جواب فراہم کرسکوں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** ٹھیک ہے ہم وقت دیں گے مگر جواب دے دیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** وزیر صاحب نے معذرت کے الفاظ استعمال کئے ہیں نوشیروانی صاحب کو چاہئے کہ وزیر صاحب کی معذرت قبول کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب اگر فرماتے ہیں تو متعلقہ وزارت سے تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں مگر معزز رکن چاہتے تھے کہ اس مقدس ایوان میں وزیر صاحب سے معلومات فراہم حاصل ہوں۔

موجودہ حکومت نے وزارت پیداوار سے استدعا کی ہے میں یہ پوچھتا ہوں کیا یہ حکومت استدعا پر چل رہی ہے اجلاس ہوا مابین وزارتوں کا کیا وہ اس کی تاریخ بتلا سکتے ہیں۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** میں یہ پوچھ کر بتا سکتا ہوں خاص طور سے اس سوال میں تو نہیں پوچھا گیا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** معلوم ہوتا ہے کہ وزیر صاحب ہر سوال کا جواب تیار کرکے آئے ہیں مگر اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں ہے۔

○ **وزیر صنعت و حرفت۔** میں رات سویا بھی ہوں مگر ہر سوال کا جواب دے رہا ہوں اگر آپ یہ

چاہتے ہیں کہ بازی لے جائیں تو ایسا نہیں ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ ہم سوالات سے تو مطمئن نہیں ہیں اور اگر آپ سوالات آگے چلاتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔

رخصت کی درخواستیں

○ **جناب اسپیکر۔** سکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

○ **محمد حسن شاہ۔ (سکریٹری اسمبلی) ۔** میر اسرار اللہ زہری نے درخواست دی ہے کہ وہ ملک سے باہر جارہے ہیں انہیں آج ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء سے تا اختتام اجلاس رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** ڈاکٹر کلیم اللہ نے درخواست دی ہے کہ وہ آج ذاتی مصروفیت کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی ۔** مسٹر جانسن اشرف' وزیر اقلیتی امور نے درخواست دی ہے کہ وہ علالت کے باعث ۲۹ اور ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** شہزادہ علی اکبر نے درخواست دی ہے کہ وہ آج ۳۱ اکتوبر اور پانچ نومبر تک اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں انہیں ایوان سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **سکریٹری اسمبلی۔** حاجی ملک کرم خان بزنجو نے درخواست دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے انہیں آج ۳۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے اجلاس سے رخصت دی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔(رخصت منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** میر عاصم کرد وغیرہ نے ایک مشترکہ تحریک استحقاق دی ہے وہ پیش کریں۔

○ **میر عاصم کرد۔** جناب اسپیکر صاحب۔ ہم ذیل ممبران جمہوری وطن پارٹی اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس اجلاس کی کارروائی کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جمہوری روایات کے تحت بلوچستان کے تمام معزز ممبران اسمبلی کو مساویانہ طور پر تین ہزار پانچ سو بلڈوزر ہاورز برائے تقسیم زمینداران بلوچستان دیئے جائیں گے جبکہ ایک ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ فیصلہ پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے جس سے نہ صرف ممبران اسمبلی کے حقوق مجروح ہوئے ہیں بلکہ اس مقدس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ہم ذیل ممبران جمہوری وطن پارٹی اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس اجلاس کی کارروائی کے دوران یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جمہوری روایات کے تحت بلوچستان کے تمام معزز ممبران اسمبلی کو مساویانہ طور پر تین ہزار پانچ سو بلڈوزر ہاورز برائے تقسیم زمینداران بلوچستان دیئے جائیں گے جبکہ ایک ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود مذکورہ فیصلہ پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے جس سے نہ صرف ممبران اسمبلی کے حقوق مجروح ہوئے ہیں بلکہ اس مقدس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** چونکہ آج وزیر صاحب ایوان میں موجود نہیں ہیں اگر اس کو ۹ دسمبر تک رکھا جائے تاکہ وہ آکر اس کا جواب دے سکیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اس کے متعلق تو وزیر صاحب نے کہہ دیا تھا اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی اس ایوان میں موجود تھے اور اس دن وزیر پی اینڈ ڈی بھی موجود تھے اور آج بھی سب ایوان میں موجود ہیں جبکہ انہوں نے کہا کہ ہم اس معاملہ کو Expedite کریں گے اور جلد بلڈوزر ہاورز دے دیئے جائیں گے جب پہلے انہوں نے فلور آف دی ہاؤس میں کہا کہ بلڈوزر ہاورز دیئے گئے ہیں اور اس کے بعد ہم نے

متعلقہ محکمہ سے ٹریس بھی کیا ہے کہ کیا وہاں پر گھنٹے آئے ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب نے دیئے ہیں۔ ہم نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور منسٹر پی اینڈ ڈی کا Statement ہے سب نے فلور آف دی ہاؤس Statement دی تھی اس کے متعلق وزیر زراعت صاحب نے بھی کہا تھا مگر محکمہ سے یہ پتہ چلا ہے کہ گھنٹے نہیں آئے ہیں یہ سب باتیں Statement فلور آف دی ہاؤس ہے اور اور وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی یہ کہا تھا کہ آپ اس کو Expedite کریں مگر آج تک پتہ نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر آپ کہتے ہیں تو اس کو موخر کریں گے اور وزیر صاحب کے آنے پر فیصلہ کریں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ یہاں پر وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ بتائیں کہ ان کے محکمے سے پیسے ریلیز ہوئے ہیں اور جب وزارت خزانہ پیسے ریلیز کرے گی تو وہ پی اینڈ ڈی میں جائیں گے اور وہاں سے پھر متعلقہ محکمہ میں جائیں گے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ یہ آپ کا بھی Commitment ہے کہ ایک ماہ میں گھنٹے دیئے جائیں گے اب یہ دیئے جائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں بھی اس تحریک کا ایک محرک ہوں مجھے بھی حق حاصل ہو کہ میں اس پر بولوں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے متعلق Commitment کی ہے یہ مقدس ایوان ہے وزیر اعلیٰ صاحب اس ایوان میں موجود ہیں مگر وہ وزیر صاحب سے باتیں کر رہے ہیں انہیں روکا جائے۔

اس ایوان میں Commitement بھی ہوتی ہے وہ بھی مقدس کمٹمنٹ ہوتی ہے مجھے تو یہ Commitment یاد ہے کہ انہوں نے فرمایا تا کہ سات دن میں مکمل ہو جائیں گے میں بڑے احترام سے کہوں گا اور مجھے ان کا احترام ہے جناب اب تو حالت یہ ہے کہ آپ کی رولنگ کے بعد ایک ماہ گزر جانے کے بعد بھی یہ گھنٹے نہیں ملے ہیں۔ یہ گھنٹے ہمارے لئے نہیں ہیں عوام کے لئے ہیں جناب اسپیکر۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اس Commitment پر شرم آرہی ہے یہ کیسی کمٹمنٹ ہے؟

جناب والا۔ ہم ممبران اسمبلی ایوان کے لئے مراعات کی بات کرتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ اس تحریک کو سردست لینگے یا دوبارہ؟

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب ہفتے تک چھوڑ دیتے ہیں دیکھتے ہیں کہ وہ صاحبان کیا کر لیتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس تحریک استحقاق کو پھر ۹ تاریخ کی کارروائی میں شامل کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** دوسری تحریک استحقاق سردار طاہر لونی کی ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپکی اجازت سے ایوان میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں۔

تحریک استحقاق یہ ہے کہ حال ہی میں محمد رفیق چیف کنزرویٹو محکمہ جنگلات کو اسلام آباد سے واپس بلایا گیا ہے جبکہ اس آفیسر کو بلوچستان کے عوام کی شکایت پر اسلام آباد تبدیل کیا گیا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق یہ ہے کہ حال ہی میں محمد رفیق چیف کنزرویٹو محکمہ جنگلات کو اسلام آباد سے واپس بلایا گیا ہے جبکہ اس آفیسر کو بلوچستان کے عوام کی شکایت پر اسلام آباد تبدیل کیا گیا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب تحریک استحقاق آپ نے کس بنیاد پر پیش کی؟

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ میں تحریک استحقاق اس بنیاد پر پیش کی جو کہ پچھلی گورنمنٹ میں محکمہ جنگلات کا وزیر تھا یہ آفیسر میرے ساتھ چیف کنزرویٹو تھا اس نے سات سکریٹریز کو مجھ سے پہلے اس پوسٹ سے آؤٹ کردیا تھا اور یہ کہ میں محکمہ جنگلات کا بادشاہ رہوں اور وہ کسی کو برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ جب میں نے محکمے کا چارج لیا میں تو ناتجربہ کار، ناواقف بھی تھا۔ جب دس پندرہ دن گذرے اس کے بعد عوام کا آنا جانا شروع ہوا اور جو شخص میرے پاس آیا وہ اس کی شکایت کرتا، پھر میں نے محکمے کے تمام آفیسران کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے آپ کا چیف کنزرویٹو آفیسر۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب آپ یہ بتا دیں کہ یہ تحریک استحقاق کس طرح بنتا ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر میں یہ وضاحت کر رہا ہوں کہ اسکو ان وجوہات کی بناء پر یہاں سے ٹرانسفر کیا گیا تھا اور اسی حوالے سے کہہ رہا ہوں محمد رفیق کے بارے میں

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق کس طرح بنتی ہے؟

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ بلوچستان کے عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ

ایک راشی اور بدعنوان آدمی کو واپس لا رہے ہیں۔ کیا یہاں راشی کم ہیں کہ اور بھی آپ لا رہے ہیں میری عرض یہ کہ وزیراعلیٰ صاحب سے کہ آپ اس پر غور کریں اس آدمی کا ریکارڈ دیکھیں اور اس آدمی کو بلوچستان آنے نہ دیں۔ اگر آپ نے آنے دیا اور اس طرح اہم پوسٹ پر لگایا تو انشاء اللہ ہم اگر زندہ رہے تو پھر اس کا رزلٹ آپ کے سامنے ہوگا۔

○ **مولوی عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق ہے یا درخواست۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر یہ تحریک استحقاق ہے شاید مولوی صاحب کو غلط لگا۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ معزز رکن اس کو تحریک استحقاق ثابت کریں میں تو یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ درخواست ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر اگر معزز رکن اسے درخواست سمجھ رہا ہے۔ ٹھیک ہے شاید ان کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہوں۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر۔ یہ سوچ سمجھ کی بات ہے کہ یہ تحریک استحقاق بنتی ہے کہ نہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس تحریک استحقاق کا جہاں تک قواعد و انضباط سے تعلق ہے یہ استحقاق کے زمرے میں نہیں آتی لہٰذا اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ آپ بیشک اس کو مسترد کردیں یا خلاف ضابطہ قرار دیں میں نے جو بولنا تھا وہ میں نے بول دیا۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں خان مری، میر ظہور حسین خان کھوسہ، سردار محمد طاہر خان لونی، مسٹر کچکول علی، میر محمد عاصم کرد، ارجن داس بگٹی، سردار سنت سنگھ ممبران نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے لہٰذا ان میں سے کوئی بھی معزز رکن یہ تحریک پیش کرے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے ہم مندرجہ بالا ممبران اسمبلی اس تحریک

کا نوٹس دیتے ہیں تحریک یہ ہے کہ جمہوری روایات اور تقاضوں کے مطابق ایوان ایک مقدس اور اعلیٰ افضل ادارہ ہے جس میں صوبوں کے عوام کی ترجمانی ہوا کرتی ہے۔ اجلاس کا ایک وقت متعین ہے یعنی اجلاس شروع ہونے کا ٹائم شروع ہونے کا ٹائم دس بجکر تیس منٹ مگر آج گیارہ بجکر تیس منٹ ہونے کے باوجود اجلاس کی کارروائی شروع نہیں ہوئی۔ جس سے نہ صرف اس مقدس ایوان اور اس ایوان کے ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہ بلکہ وقت بہت قیمتی شے ہے اس کی بے قدری ہوئی ہے للذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ جمہوری روایات اور تقاضوں کے مطابق ایوان ایک مقدس اور اعلیٰ افضل ادارہ ہے جن میں صوبوں کے عوام کی ترجمانی ہوا کرتی ہے۔ اجلاس کا ایک وقت متعین ہے یعنی اجلاس شروع ہونے کا ٹائم دس بجکر تیس منٹ مگر آج گیارہ بجکر تیس منٹ ہونے کے باوجود اجلاس کی کارروائی شروع نہیں ہوئی جس سے نہ صرف اس مقدس ایوان اور اس ایوان کے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے بلکہ وقت بہت قیمتی شے ہے اس کی بے قدری بھی ہوئی للذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر یہ تحریک استحقاق ہم نے پیش کی ہے یقیناً ہمارے دوست اس وقت اقتدار کی کرسیوں پر جلوہ افروز ہیں ان کو بھی اس چیز کا احساس ہوتا ہوگا کہ جناب اسپیکر میں تو یہ گذارش کرتا ہوں کہ اس ایوان کے طفیل ہیں ہم اپنے آپ کو عوام کا مترجم ہونے کا دعوے دار کہلا سکتے ہیں میں تو یہ گذارش کروں گا کہ ساڑھے دس بجے وقت متعین ہاؤس کے بجائے ساڑھے گیارہ بجے بج جاتے ہیں پھر بھی ہاؤس کی گھنٹی متواتر بجتی رہتی ہے۔ جس سے نہ صرف اس مقدس ایوان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے بلکہ میں جناب سے یہ کہوں گا کہ ہمارے عوام بھی اس بات کو شاید خود محسوس کرتے ہونگے اس بات کا فیصلہ ہمارے عوام ہی کر پائیں گے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے صحافی حضرات جو اس وقت اجلاس کی کارروائی میں ہمارے ساتھ شریک ہوا کرتے ہیں ان کو بھی اس دکھ کا برابر احساس ہے ہوتا ہوگا کہ یہ کس قسم کی حکومت ہے اور کس قسم کے وزراء کرام ہیں جو اپنی چائے پارٹی' لنچ پارٹی سے فارغ نہیں ہوتے کہ وہ اپنے وقت مقررہ پر اسمبلی اجلاس میں شرکت کریں اور اجلاس کی کارروائی شروع ہو۔ جناب اسپیکر۔ میں اتنی گذارش کروں گا کہ جناب ۱۰ ماہ گذر چکے ہیں ایک معصوم بچہ تین سال کا وہ بھی اپنے وقت مقررہ وقت پر اسکول پہنچ سکتا ہے کیا آپ

حضرات اس تین سال کے بچے سے بھی چھوٹے ہیں؟ جناب اسپیکر۔ اتنے ہی افسوس کی بات ہے آپ کو معلوم ہے جو قومیں یا طبقے وقت کی قدر نہیں کرتیں وہ ترقی نہیں کر سکتیں میں تو گذارش کروں گا کہ استحقاق مقدس ایوان کا مجروح ہوا ہے۔ ممبران اسمبلی کا مجروح ہوا ہے بلکہ موجودہ حکومت وقت کا کہیں زیادہ استحقاق ہے ان کو اس بات پر سوچنا چاہئے کہ ایک گھنٹہ قیمتی وقت ضائع کیا گیا متواتر اس انتظار میں تھے کہ اجلاس کی کارروئی شروع ہوتی ہے اور اس وقت آپ کو معلوم ہے کہ لاکھوں عوام بلوچستان کے جن کا کام خدمت ان کی سیوا بھی ہمیں کرنی ہے۔ آپ تو دعویٰ کرتے ہیں لیکن عوام سے بھی کترا رہے ہیں اسمبلی کی کارروائی سے بھی کتراتے رہے ہیں جوابات دینے سے بھی کترا رہے ہیں تو میں اتنی گذارش کروں گا کہ استحقاق مجروح ہوا ہے اس استحقاق کے مجروح ہونے کا میں آپ کے حوالے گذارش کروں گا کہ اس ٹائم جو ہمارے مقدس اقتدار پر جلوہ افروز حضرات ہیں وہ بھی اس بات کو تسلیم کریں کہ واقعی ایک گھنٹہ ضائع ہوا ہے۔ جناب اسپیکر۔ میں گذارش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں اسپیکر کا ایک اہم درجہ ہوتا ہے اعلیٰ اور افضل درجہ ہوتا ہے اس کی بات کا اتنا ہی احترام ہوتا ہے' ساڑھے دس بجے کا ٹائم مقرر کرتے ہیں جناب اسپیکر میں تو یہ گذارش کروں گا کہ آپ کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ شکریہ۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر صاحب۔ ہمارے سارے ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ ساڑھے دس بجے کا ٹائم دیا گیا تھا اور ہم نے ساڑھے گیارہ بجے تک اپنے چیمبر میں انتظار کیا مگر اسمبلی کی کارروائی شروع نہیں ہوئی۔ جناب اسپیکر صاحب ہمارے چیف منسٹر اپنے وزراء کے ساتھ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر پیسٹری' پیٹیز کھا رہے ہیں ہم تمام ممبران کا خیال بھی نہیں ہے۔

○ **میر ذوالفقار علی مگسی۔ (وزیر داخلہ)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ ان کو دعوت دیتے ہیں بڑے شوقین لگتے ہیں پیسٹری اور پیٹیز کھانے کے۔

○ **میر محمد عاصم کرد۔** نہیں جناب وہ آپ لوگوں کو بخش دیا ہے ابھی جا رہے ہیں دوبارہ پیسٹری کھانے کے لئے جناب یہ ہمارے سارے ممبروں کا استحقاق جو آج مجروح ہوا ہے ہم یہ چاہتے ہیں جو مقرر ٹائم دیا جائے اس مقررہ ٹائم پر اسمبلی میں آئیں اسمبلی کا اجلاس اٹینڈ کریں ابھی ہمارے ہوم منسٹر صاحب چلے گئے میرا خیال ہے کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے مولانا صاحب یہ نہ کہیں کہ یہ بھی ایک درخواست ہے مولانا صاحب میرے خیال میں اس پر آپ کو اعتراض نہیں ہوگا کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔ دو ساتھیوں نے استحقاق پر بات کی میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کا ڈیکورم بڑا ایک معزز ڈیکورم ہوتا ہے اس سے آپ بھی واقف ہیں میں بھی واقف ہوں۔ اسمبلی کے دوسرے ممبران بھی پتہ نہیں کہ واقف ہیں یا نہیں جناب اسپیکر صاحب۔ گھنٹی بجتی ہے ساڑھے دس بجے میں نے خود یہ محسوس کیا کہ آپ اس چیز پر ٹریس دیکھنے ساڑھے دس بجے کا ٹائم ہے وہ لوگ آجائیں گے پتہ چلا دوسری طرف سے کہ کوئی میٹنگ ہورہی ہے اب ظاہر بات ہے کہ دو دن پہلے آپ نہیں تھے بزنجو صاحب یہاں بیٹھے ہوئے تھے یہاں پر اچھی خاصی لے دے ہوئی اپوزیشن کی طرف سے آج مجھے خوشی ہے اس بات پر کہ اپوزیشن نے اس چیز پر ٹریس کیا بلدیاتی الیکشن کے متعلق اور اوپر والے بھی کچھ ہل گئے کہ ہونا نہیں چاہئے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو یہ میٹنگ کرنی تھی ٹریژری بینچ والوں کو کہ بھئی ایک منسٹر بیٹھتا ہے کہتا ہے کہ جی ہم نے یہاں پر جو کابینہ میں فیصلہ کیا ہے چیف منسٹر کون ہے جو وہاں پر فیصلہ کرتا ہے اب ظاہری بات ہے کہ کابینہ کا فیصلہ اہمیت رکھتا ہے دوسری طرف ایک منسٹر صاحب بڑے جذباتی ہوگئے اور مجھے دیکھ رہے ہیں ہنس رہے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ اگر اس طرح کی بات ہوئی یہ ملتوی ہوئی تو میں اپنا استعفیٰ دیتا ہوں تو عجیب بات ہے بچپن میں ہم چھوٹے ہوا کرتے تھے۔

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی۔** (وزیر سماجی بہبود)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ یہ دیکھیں غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اس کا میرے خیال سے ہمیشہ یہی کام ہوگا۔۔۔۔۔(مداخلت)۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** **(وزیر قانون)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر صاحب۔ یہ اس استحقاق پر بات ہو رہی ہے یا کہ پرسوں کی کارروائی پر ہورہی ہے۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جو بات ہورہی ہے یہاں پر منسٹر لاء اینڈ پارلیمنٹری بڑا Flexible فلیکسیبل ہے اس نے جو بات کی تھی اس بات کو کور (Cover) کرنے کے لئے یہاں میں نہیں تھا۔ ساری اسمبلی تھی وہاں اور پہلے ہمارے وقت میں ماشاء اللہ داڑھی نہیں تھی اب تو داڑھی بھی رکھ لی ہے ہم نے تو کہا کہ حق بات کریں گے اس دن آپ کے اپنے ہوم منسٹر ہنس رہے تھے کہ بھئی آپ کی بول رہے ہیں مجھے یاد پڑتا ہے بچپن میں ہم چھوٹے تھے پتہ نہیں آج کل وہ ہے یا نہیں ہے ایک گرامر اسکول ہوا کرتا تھا اس کا نام تھا از ماسٹر وائس اس میں جو ریکارڈ رکھا۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر صاحب۔ یہ کوئی کارروائی ہو رہی یا لطیفہ بازی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** دراصل میں ان کی سمجھ سے بالاتر ہے اس کا علاج تو میرے پاس نہیں۔ ان کی سمجھ سے بالا ہے تو جناب یہاں پر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسی چیزیں ہیں اگر یہاں پر وزیراعلیٰ بھی ہنستا ہے اور مونچھوں کو تاؤ دیتا ہے یہ حال جو ہے نہ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے اس سے میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ والے لوگ جو یہاں پر آئیں گے انشاء اللہ اور ہماری ینگ جنریشن یہاں پر آئیگی ان اسمبلیوں میں اور انہی اسمبلیوں سے بلوچستان کے حق اور حقوق کی بات کریں گے وہ کیا بولیں گے کہ ہمارے جو بزرگ تھے یا جو ہم میں سے نہیں تھے جو ایک کلاس کے نام سے پکارے جاتے تھے انہوں نے بلوچستان کے لئے کچھ نہیں کیا ماسوائے اسمبلی میں غلط بیانی سے کام لیا گیا اور یہاں پر جو بات ہو رہی ہے تھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ تحریک استحقاق سے متعلق بات کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں اس پر آرہا ہوں تو یہاں اگر ایک وزیراعلیٰ کا ڈیکورم کا خیال کون کرے گا وہ دوسری بات ہے کہ وہاں پر

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر صاحب۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب قانون کی بات کر رہے ہیں یہ میرے خیال میں اسمبلی کے قاعدے اور وقار کے خلاف بات ہے۔ جناب اسپیکر صاحب کیا ہو رہا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** وہ کہتے ہیں۔Every thing is fair in love and war.
تو جناب اسپیکر صاحب۔ یہاں آئندہ لوگ کیا بولیں گے ان کو ایسا لگتا ہے کہ احساس Feelingنہیں ہے اور اس حوالے سے مجھے خوشی ہوئی کہ وہاں پر میٹنگ ہوئی وہ میٹنگ بعد میں ہوتی کسی اور ٹائم ہوتی یہ خوشی کی بات ہے ان کی طرف کیا ہو لیکن ہمیں تو خوشی ہے کہ اپوزیشن نے ٹریس کیا اپوزیشن نے زور دیا اور وہاں پر دکھایا کہ اپوزیشن کیا چیز ہے کہ یہ الیکشن نہیں ہونگے یہ تو اجلاس کے بعد ہی کرتے رات کو کرتے یہاں بیٹھ کر بارہ بجے اجلاس بلایا ہے اس سے سارے بلوچستان کا ساری اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس چیز کو تو میں بھی محسوس کرتا ہوں کہ وقت کی پابندی کریں۔

○ **سردار سنت سنگھ۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ جناب وزیر زکوۃ نے استعفیٰ کا بولا تھا اس کو استعفیٰ دینا چاہئے ابھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ تشریف رکھئے۔۔۔۔۔(مداخلت)

جناب ہمایوں صاحب، جناب مردانزئی صاحب آپ تشریف رکھیں جی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کہتے ہیں کہ مجھے اس چیز کا احساس ہے اس طرف سے بھی کہتے ہیں کہ ہمیں احساس ہے لیکن آپ کی بات کو کوئی نہیں مان رہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** جناب اسپیکر صاحب۔ سنت سنگھ صاحب کی بات سن لیں فائنل کردیں، ارجن داس صاحب بھی بتا رہے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سن لیا جو پہلی بات آپ نے کہی تھی میں نے سن لی۔

○ **سردار سنت سنگھ۔** میں گرو ہوں بولنے کا حقدار ہوں وزیر زکواۃ نے خود اپنے منہ سے بولا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں سمجھتا ہوں کہ وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے اور آئندہ کے لئے اجلاس کا جو مقررہ وقت ہے یقیناً اس کی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے اور میں وزیر اعلیٰ صاحب سے (Specially) اسپیشلی اور ٹریژری بینچز کے اراکین سے کہتا ہوں کہ کہ وقت مقررہ پر آئندہ کے لئے تشریف لایا کریں۔

○ **جناب اسپیکر۔** استحقاق مجروح نہیں ہوا وقت کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کی بات کا احترام ہے جو آپ فرمائیں گے وقت کی قدر اگر ہمارے صوبائی حکومت نے نہیں کی تو کس بات کی قدر جانیں گے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ آپ نے تو اس پر رولنگ دے دی لیکن میری گذارش اپنی ساتھیوں سے ہوگی کہ وہ بھی ٹائم پر تشریف لائیں۔ میں وہاں آپ کے توسط سے اپوزیشن سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ بھی ٹائم پر اسمبلی آجایا کرے۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔ یہاں یہ ہے کہ ہم یہاں ٹائم پر آتے ہیں اسپیکر

یہاں پہنچتا ہے کارروائی شروع ہوتی ہے آپس میں تو ایک دوسرے کی شکل کو صبح شام دیکھ رہے ہیں اسپیکر جب آتا ہے کارروائی شروع ہوجاتی ہے ہم تو یہاں کارروائی کے لئے آتے ہیں ہم پہنچ جاتے ہیں۔ صبح شام آپس میں شکلیں دیکھتے ہیں اسمبلی میں شکل دیکھنا نہیں ہے' بلوچستان کے لئے Complete کام کرنا ہے جب تک اسپیکر نہیں آتا کارروائی شروع نہیں ہوتی ہے ہم بیٹھتے ہیں وہاں پر آپ بیٹھتے ہیں ہم لوگوں نے شکل ایک دوسرے کی دیکھی ہے۔ اسپیکر جب آتا ہے اسی وقت ہم پہنچتے ہیں کارروائی شروع ہوتی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ پارلیمانی امور کے وزیر صاحب یہ نہیں جان سکے کہ Basically یہ اجلاس آپ کا بلایا ہوا ہے یا ہمارا بلایا ہوا ہے یا ہم لوگوں نے بلایا ہے مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ ابھی تک آپ کو پتہ نہیں ہے رات کی نیند ابھی تک آپ کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہوں جاگتے نہیں ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس بگٹی صاحب قرارداد نمبر ۳۴ پیش کریں۔

قراردادیں

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے تمام سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو ان کے سرکاری کوارٹروں کے مالکانہ حقوق آسان قسطوں پر دیئے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے تمام سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو ان کے سرکاری کوارٹروں کے مالکانہ حقوق آسان قسطوں پر دیئے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس قرارداد میں ترمیم بھی ہے جان محمد جمالی صاحب کی طرف سے

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی ۔** جناب اسپیکر صاحب۔ محرک چونکہ میں ہوں اس لئے ترمیم کرنے کا حق بھی مجھے حاصل تھا۔

Who is Jan M. Jamali?

○ **جناب اسپیکر۔** وہ تو جب آپ تقریر کریں گے ترمیم آئی۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جان جمالی میری قرارداد کو کیسے ترمیم کرسکتے ہیں۔

○ جناب اسپیکر۔ اس کو پھر آپ ہاؤس میں Discuss کیجئے گا۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ آپ بھی جمہوریت کے تقاضوں کو بخوبی جانتے ہیں ماشاء اللہ ایک ایڈووکیٹ بھی ہیں اور ایک آنرایبل ملک فیملی سے منسلک ہیں اس ٹائم ہمارے محترم اسپیکر بھی ہیں قرارداد میری ہے اس کو ترمیم کرنے جان جمالی۔

○ مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔ جناب اسپیکر صاحب۔ ترمیم کوئی بھی رکن کرسکتا ہے اور خود بھی پیش کرسکتا ہے۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ جناب اسپیکر۔ اسی لئے تو ہم نے آپ کی تقریر موخر کردی ہے پہلے ان کی ترمیم آجائے تاکہ پھر آپ اس میں جو بھی قاعدے کی مطابق آپ بات کریں گے۔ قرارداد نمبر ۳۴ میں ترمیم جان جمالی صاحب کی طرف سے

○ میر جان محمد جمالی - (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر۔ میں قرارداد نمبر ۳۴ میں یہ ترمیم لانا چاہتا ہوں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی - (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب۔ اصول اور ضابطے کے مطابق سات سال سے میں اس اسمبلی میں ہوں کسی قرارداد کی ترمیم کے لئے بھی ایک ہفتہ قبل نوٹس دیا جاتا ہے تو جو اس کا نوٹس ایک گھنٹے میں کیسے قبول کرلیا ہے آپ نے' جناب اسپیکر صاحب۔ آپ قاعدہ (Please Please) یہ نہیں ہے کہ وہ ایک وزیر ہے صرف

○ جناب اسپیکر۔ آپ پہلے ان کی ترمیم سن لیں جی۔

○ میر جان محمد جمالی - جناب اسپیکر۔ قرارداد نمبر ۳۴ میں ترمیم یہ ہے کہ "جیسا کہ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۱ء کو صوبائی کابینہ میں جو فیصلہ کیا گیا تھا فیصلہ پر فوری عمل درآمد کیا جائے"۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ اسپیکر صاحب۔ Please۔۔۔۔(مداخلت)

○ جناب اسپیکر۔ اب آپ اپنی قرارداد پر فرمایئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ آج کل صبح جب تک کہ ہم پورا ناشتہ بھی نہیں کرپائے تھے۔ ۶:۳۰ کا ٹائم تھا سات بجے کا ٹائم تھا کہ گھنٹی بجی ٹیلی فون کی جناب اسپیکر صاحب۔ اتفاق سے گھنٹی میں نے اٹھائی تو جناب اطلاع ملی کہ جناب محترم واجب العزت شاہ سعید احمد ہاشمی صاحب بات کریں گے میں نے کہا بسم اللہ جناب اسپیکر صاحب۔ انہوں نے درخواست کی کہ جناب آپ اس میں ترمیم لائیں تو وہ مجھ سے تو ترمیم نہ لاسکے تو پہنچے جان جمالی تک جناب اسپیکر صاحب یہ بات اظہر امن الشمس ہے کہ جناب آپ کیوں گھبراتے ہیں عوام کے سامنے ایک حقیقت آنے تک کیوں آپ اس بات کو روکتے ہیں جناب عالی سابقہ حکومت ستمبر ۱۹۹۰ء میں ایک اصولی فیصلہ کرتی ہے جس کے گواہ جناب شاہ صاحب محترم بھی ہیں کہ اس وقت بھی ان کو وزارت کا درجہ حاصل تھا' وزارت کا قلم دان ان کے نفیس ہاتھوں میں تھا۔ جناب اسپیکر صاحب۔ یہ اس بات کے گواہ ہیں کہ اصولی فیصلہ ۱۹۹۰ء میں ہوتا ہے۔ ۱۹۹۰ء سابقہ حکومت کے دوران اور جناب ۱۹۹۱ء اب ۱۹۹۲ء لگنے والا ہے۔ آپ ایک بات کو Implement نہیں کرپائے ان کی ان تمام سرکاری ملازمین جن کا حق بنتا تھا وہ ہمارے بھائی ہیں ہمارے بچے ہیں ہمارے ساتھی ہیں آپ تو بنگلوں میں رہتے ہیں جناب اسپیکر صاحب۔ جناب عالی۔ آپ کا باتھ روم اور ٹائلٹ وہ بھی اتنا زیبائش پذیر ہیں کہ ایک غریب سرکاری ملازم کا کوارٹر اتنا خرچ نہیں آتا۔ جناب اسپیکر صاحب۔ بڑے دکھ سے یہ کہتے ہیں کہ آپ دعوی تو بلوچستان کے عوام کے حقوق کی حل کرنے کی بات کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب۔ دو سال گذر جانے کے باوجود آپ اب تک اس سابقہ حکومت کے اس اصولی فیصلے پر بھی عملدرآمد نہیں کرپاتے۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میرا خیال یہ ہے کہ سرکاری ملازمین جناب ہاشمی صاحب آپ میری طرف متوجہ ہوں جناب یہ اسمبلی ہے کوئی ایسا سکون تو ایک بہت بڑا درجہ رکھتا ہے میں تو یہ کہوں گا کہ خدانخواستہ اس کو آپ نے کیا سمجھا ہوا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب۔ ہمارے وزراء کرام کو اپنے بنگلوں کی تزئین و آرائش سے فرصت ہو تو سرکاری ملازمین کے کوارٹروں کی طرف توجہ دیں۔ جناب اسپیکر صاحب۔ بیس ہزار تک تنخواہ منسٹر صاحبان کی بڑھا دینے سے عام کے حقوق عوام کو نہیں مل سکتے جناب اسپیکر صاحب۔

○ **نواب ذوالفقار علی مگسی۔** یہ آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں محترم ارجن داس صاحب کہ بیس ہزار وزراء کی تنخواہ ہے؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب پندرہ ہزار ہے۔

○ **نواب ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ) جناب غلط فہمی ہے آپ کو

○ **جعفر خان مندوخیل۔** جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کے توسط سے میں معزز رکن کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو کم از کم معلومات کر کے کوئی Figure اسمبلی میں پیش کرنا چاہئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** شکر ہے آپ نے میری یہ غلطی پکڑ لی' شکر ہے جعفر خان۔۔۔۔(مداخلت)

یہ جو اخبار میں جناب آچکا ہے یہ آپ کی تنخواہیں بڑھ چکی ہیں آپ کے بنگلوں کا الاؤنس بڑھ چکا ہے۔

○ **جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ یہ ہم کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** بدنام کرنے کی تو اس کے لئے کوشش ہوتی ہے جس کا کوئی نام ہو' جناب اسپیکر صاحب۔ یہ کیا بات کہہ رہا ہے جناب جعفر صاحب میرا بھائی میرا دوست ہے میرا ساتھی ہے۔

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔** (وزیر قانون)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) مسٹر اسپیکر معزز رکن ہمیں تلقین کرتے ہیں اسمبلی کے ڈیکورم کا ہم احترام کریں میں سمجھتا ہوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** سرکاری ملازمین کی بات کر رہا ہوں جناب اسپیکر صاحب کہ جو اس وقت سردی اور گرمی میں جناب Shelter لئے ہیں دعویٰ کرتے ہیں عوام کا عوام کا یہی تو فعل آتے جناب اسپیکر صاحب حکومت ہیں آپ۔ آپ پر فرض ہے کہ خود تو آپ کسی درخت کے سائے کے نیچے سوجائیں اور ان کو آپ بنگلے مہیا کریں۔ عوام کو کوارٹر مہیا کریں جناب یہ ہوگی آپ کی نمائندگی جناب اسپیکر صاحب میں گذارش کرتا ہوں کہ جناب جیسے کہ جناب آنرایبل مندوخیل صاحب نے کہا کہ ارجن داس بگٹی غلط بیانی سے کام لے رہا ہے۔ جناب میرے پاس یہ اس ٹائم بھی ہاؤس کے اندر یہ کاغذ موجود ہے کہ دفعہ ۸ کی ذیلی دفعہ ٦ میں لفظ سات ہزار (۷۰۰۰) کی جگہ لفظ پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) روپے کا اندراج ہوگا جناب اسپیکر صاحب شکر ہے آپ پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) کی بجائے جناب پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) لیں۔

○ **جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ وہ بھی آپ دیکھیں اس کی میرے خیال میں اسمبلی کے ممبر ہیں آپ اور کہہ رہے ہیں کہ ۱۹۸۵ء سے متواتر چلا آرہے ہوں ابھی تک آپ کو یہ سمجھ نہیں تنخواہ' کرایہ

یا دوسری Facilities میں آپ پہلے تفریق کرکے صحیح Figure ایوان کو دیں یا پبلک Public کو دیں۔۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** چلئے چلئے جناب ہم تھوڑی دیر کے لئے مان لیتے ہیں جناب اسپیکر صاحب خدا کرے کہ آپ امین رہیں عوام کے' خدا کرے کہ ان کو پہلے حق دلائیں پھر اپنے حق کی بات کریں جناب اسپیکر صاحب اس وقت میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ ہماری اس مخلوط حکومت میں ایسی بھی آنرایبل پارٹیاں ہیں ان کے ممبران اسمبلی میں موجود ہیں جو یقیناً میری اس بات کی تائید کریں گے کہ عوام جس کے طفیل ہم اس صوبے میں آتے ہیں چاہے وہ سرکاری ملازم سے ہٹ کر ہو آپ نے پہلے ان کا سوچنا ہے آپ سے تیرہ سو سال قبل کی تاریخ کو اگر ہم خلفائے راشدین کو اٹھائیں وہ بھی خلیفہ وقت تھے کہ رات کو جاکر کے دستک دیتے تھے کہ کوئی بھوکا تو نہیں ہے۔ کوئی پیاسا تو نہیں ہے جناب آپ کو لوگ دستک دنیا تو کجا دستک دینے کی بات کو کجا بلکہ

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد کے متعلق۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ میں قرارداد کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ عالی جناب۔

○ **جناب اسپیکر۔** تو آپ قرارداد کے متعلق۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میں یہ گذارش کررہا ہوں کہ سرکاری ملازمین کے کوارٹرز جن کے پاس کوارٹر جناب دو سال سے نہیں ہے جناب اصولی فیصلہ سابقہ حکومت نے کی ہے۔ اس کو آپ اب تک عمل درآمد کیوں نہیں کرپائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں اپنے معزز حضرات سے یہ گذارش کروں گا کہ خدا کے لئے اپنی سہولیات چھوڑ دیں۔ آپ ان غریبوں ان بلوچستان کے عوام کی سہولیات کو مدنظر رکھیں آپ کی سہولیات کافی ہوچکی ہی۔ جناب اسپیکر اس دس ماہ میں میرے خیال میں اب مزید کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے خدا کے لئے سرکاری ملازمین کی طرف آپ توجہ دیں جن کے پاس سرکاری کوارٹرز رہنے کے لئے نہیں ہیں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں ان کے بھی بچے ہیں ہمارے بھی بچے ہیں وہ بھی ایک وقت تھا اگر خلیفہ وقت نے فرمایا اگر

دریائے نیل کے کنارے کوئی کتا بھی بھوکا مرجائے تو اس کا ذمہ دار ہوں۔ یہاں جناب کیا کرتے ہیں۔ آپ نے ان دس ماہ میں کس بے گھر کو گھر دیا ہے؟ کس بیروزگار کو روزگار دیا ہے؟ اگر روزگار دیا ہے تو اپنے گھر چار بے روزگار افراد کو روزگار ـــــ(مداخلت)

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ ہم سب کو اپنی گریبانوں میں جھانکنا چاہئے' باتیں تو اچھی ہو رہی ہیں لیکن اس حساب سے ہمیں ذرا اپنی حالت بھی ملاحظہ کرنی چاہئے خلیفہ کے اقوال زریں تو بیان کرتے ہیں تو اس قسم کی پسندیدہ خلیفہ باتیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں پھر ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئے ـــــ(مداخلت)

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ غفور حیدری صاحب نے ایسی بات کی ہے جس کو میں یوں سمجھوں گا کہ آپ بھی میری قرارداد کی تائید کررہے ہیں میں غفور حیدری صاحب کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ "برزبہ پائے خود ومیش بہ پائے خود" بھائی آپ احساس کریں دس کا عرصہ آپ کی حکومت کو گذر چکا ہے خوش قسمتی سے قائد ایوان بھی تشریف رکھتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ قرارداد پر نہیں بول رہے ہیں۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر میں قرارداد پر بحث کر رہا ہوں جناب اسپیکر۔ سرکاری ملازمین جو ہمارے بچے ہیں ہمارے بھائی ہیں ہمارے ساتھی ہیں ہمارے دوست ہیں جو ہماری خدمت کر رہے ہیں اس وقت جو اس صوبے کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں جناب اسپیکر۔ ان کو اب تک ستمبر ۱۹۹۰ء کا ایک فیصلہ ہوا اس پر اب تک آپ کچھ عملدرآمد نہیں کرپائے۔ ایک مخصوص بات جس کو سابقہ حکومت منظور کرتی ہے ایک فیصلہ ایک اصولی فیصلہ جس کے ایک امین اور گواہ زندہ و تابندہ ہیں۔ جناب ہاشمی صاحب نے اب تک اس فیصلہ پر عملدرآمد نہیں کیا اس بناء پر میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ خالی خولی دعوے ہیں عملدرآمد کی بات نہیں عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے ـــــ(مداخلت)

○ **ملک محمد شاہ مردانزئی۔** (وزیر سماجی بہبود)۔ بگٹی صاحب میں یہ پوچھتا ہوں کہ ان کو ملازمین کی کب سے فکر ہوئی ہے۔ سات سال سے وہ چلے آرہے ہیں ان کو پہلے خیال کیوں نہیں تھا اس وقت ان کو کیوں فکر نہیں تھی؟

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** میں منسٹر برائے زکوۃ کا شکرگذار ہوں آخر وہ بولے تو سہی میرے حق

میں، یہ تو وہ تسلیم کرتے ہیں کیوں وزیر زکواۃ صاحب۔

○ **وزیر سماجی بہبود و زکوۃ۔** ملازمین کی آپ کو کب سے فکر ہوئی ہے پہلے آپ کو ملازمین کا خیال کیوں نہ آیا؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ خدا نے مجھے یہ احساس دیا ہے۔ اللہ نے مجھے ایک ایسا دل دیا ہے جو بلوچستان کے صوبے کے عوام کے لئے دھڑکتا ہے صوبہ کے عوام کی بہبود یہی ہماری پارٹی کا منشور ہے جناب مروانزئی صاحب، آپ کیا بات کرتے ہیں؟

○ **جناب اسپیکر۔** آپ قرارداد کے متعلق کچھ اور فرمائیں گے؟

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ (وزیر قانون)۔** جناب اسپیکر صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس قرارداد کے بارے میں کچھ عرض کروں۔ انہوں نے یہ درست فرمایا ہے کہ میں نے ان سے رابطہ قائم کیا تھا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس قرارداد کا تعلق زیادہ تر میرے حلقہ سے ہے اس سلسلہ میں گذشتہ حکومت میں میں نے ہی یہ بات پیش کی تھی میں نے کہاں تھا کہ وہ سرکاری کالونیز ہیں جن میں ہمارے سرکاری ملازمین رہائش پذیر ہیں جو بیس تیس سال سے زیادہ کے عرصہ بنی ہیں بلکہ ان سے کچھ تو پاکستان بننے سے پہلے کی ہیں اس عرصہ میں جن میں کچھ اس سال جون تک وہ اپنی تنخواہ سے کرایہ بھی دیتے رہے یہ درست ہے کہ اس وقت یہ نکتہ چیف منسٹر کے سامنے میں نے پیش کیا تھا اس معاملہ کو کابینہ میں لاکر اس کی Approval چاہی تھی لیکن اس وقت کابینہ میں یہ فیصلہ نہ ہوسکا تھا۔ میں نے ۲۶ ستمبر سے پہلے میں نے ہی ورکنگ پیپر تیار کیا اور موجودہ کابینہ کے سامنے لایا جسے اتفاق رائے سے قبول کیا گیا ہے۔ اس کے Approve Minutes ہوچکے ہیں فیصلہ کی منظوری کے بعد ایک کمیٹی بنائی گئی اور اس کمیٹی کو رہنماء اصول دے دیئے گئے ہیں کہ وہ جلد از جلد ان کوارٹرز یا مکانات کو ان ملازمین کے حوالے کیا جائے جو ان میں رہائش پذیر ہیں اس کرائٹیریا کے مطابق جو اس کمیٹی کو رہنماء اصول دے گئے تھے۔ میری ذاتی طور پر یہ کوشش رہی ہے کہ جلد از جلد اس فیصلہ پر عمل درآمد ہو اور وہ وعدہ جو میں نے الیکشن کے وقت تھا۔ اس میں میں بھی سرخرد ہو جاؤں اور ملازمین جو اپنے لئے سرچھپانے کی جگہ ڈھونڈ رہے انہیں بھی سرچھپانے کی جگہ ملے حکومت اس اقدام پر جلد از جلد عمل درآمد کرے گی نہ صرف یہ بلکہ ہم یہ اصول دوسری حکومتوں کو بھی سکھائیں گے بلکہ یہ سلسلہ آئندہ بھی چل سکتا ہے کہ نئی کالونیز سرکاری ملازمین کے لے بن سکتی ہیں اور اگر یہ بن جائیں تو یہ آسان اقساط پر ان

کو دی جاسکتی ہیں لہٰذا میری یہ درخواست اس ایوان سے ہوگی کہ یہ ایوان اس ترمیم کے ساتھ جو جان محمد جمالی صاحب نے پیش کی ہے اس قرارداد کو متفقہ طور پر قبول کریں تاکہ اس فیصلہ پر جلد از جلد عمل درآمد ہوسکے۔ شکریہ۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب اسپیکر صاحب۔ جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں وہ بھی تو سامنے آجائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ڈاکٹر صاحب قرارداد کا نفس مضمون یہ ہے کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ عرصہ دراز سے تمام سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو ان کے سرکاری کوارٹروں کے مالکانہ حقوق آسان قسطوں پر دیئے جائیں"۔ اب اسمیں جو ترمیم پیش کی گئی ہے کہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے کہ "جیسا کہ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۱ء کو صوبائی کابینہ میں جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ کابینہ پر فوری طور پر عمل درآمد کیا جائے"۔

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** مسٹر اسپیکر۔ سر میرے خیال میں ارجن داس صاحب کی جو قرارداد ہے وہ بالکل واضح ہے لیکن کابینہ کی جو ترمیم ہے ان کا ہمیں پتہ نہیں ہے یہ فیصلہ تو کابینہ نے کیا ہے وہ فیصلہ ہمیں پتہ نہیں چلا کہ وہ کیا ہے آپ اس فلور پر بتادیں کم از کم وہ ترمیمات کیا ہیں۔ یہ ترمیم کس حوالہ سے کی گئی ہے یہ ترمیم کیا ہے۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** کیا یہ قرارداد کافی نہیں؟ کیونکہ یہ قرارداد اپوزیشن کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب ابھی ارجن داس صاحب نے کہا کہ منسٹر صاحب نے جلدی میں ترمیم پیش کی اگر کوئی منسٹر ترمیم پیش کرتا ہے تو سات دن پہلے وہ بتائے آپ نے بھی اسٹریس کیا ہے میری عرض یہ ہے کہ Impartiality کی بات ہے۔ یہ بات ہم سب کے سامنے ہوئی آپ سنیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں اس کو ایکسپلین کرتا ہوں۔ آپ قاعدہ نمبر ۱۰۹ میں دیکھیں ایسی بات نہیں ہے جیسے آپ نے بیان کیا۔ جیسے انہوں نے کہا کہ سات دن پہلے نوٹس دیں۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ آپ خود بھی ہنس رہے ہیں میری بات آپ کے دل کو لگ رہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میں قاعدہ کے بارے میں عرض کروں گا۔ ایسی بات نہیں ہے جس طرح آپ فرما رہے ہیں صورتحال قاعدہ نمبر۱۰۹ میں واضح ہے آپ اس قاعدہ کو ملاحظہ فرمائیں گے ایسی بات نہیں ہے سات دن کی ضرورت نہیں۔ آپ مذکورہ قاعدہ ملاحظہ فرمائیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** ایسی بات نہیں ہے اپوزیشن کی طرف سے قرارداد پیش کی گئی ہے۔ Abstraction اور Substraction کرکے دوسرے Advantage لینا چاہتے ہیں "چشم ما روشن دل ماشاد" بہرحال قرارداد کافی ہے۔

○ **وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر۔ معزز اراکین اپوزیشن فلور آف دی ہاؤس پر بے شمار بار یہ کہہ چکے ہیں مخالفت برائے مخالفت نہیں کریں گے اگر کوئی اچھی چیز جس طرف سے بھی آئے گی اس کی ہم تائید کریں گے اگر لفظ مد میں اسی کابینہ کا ایک فیصلہ ہے تو اس لفظ کو شامل کرنے سے کوئی جرح نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے اور ارجن داس صاحب کے مقاصد بہتر طور پر حل ہونگے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ کہوں گا کہ یہ جو ایک چیز قرارداد کی صورت میں آئی ہے میں یہ کہوں گا کہ اس پر ہم خواہ مخواہ بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں اور یہ ہماری عادت بھی نہیں ہے اور اس بات پر میں زور دے رہا ہوں اور اس میں مواد کیا ہے Abstraction اور Substraction اس میں اور کیا ہے۔ میرے خیال میں پہلے گورنمنٹ والوں کو یہ خیال نہیں آیا۔ جلدی میں انہوں نے اس طرف سے دے دیا اب یہ ان کی طرف سے آرہا ہے اس پر ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ ان کی گورنمنٹ کے وقت میں سب کچھ ہوا ہے یہاں پر فلاں منسٹر اٹھتا ہے اور کہتا ہے اور کہ جی اس میں یہ Substraction کیا جائے اور یہ کیا جائے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر۔ (پوائنٹ آف آرڈر)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں جعفر مندوخیل صاحب سے پہلے کھڑا ہوا ہوں تو جناب آپ کی اجازت سے مجھے بولنے کا پہلا حق حاصل ہے۔ مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جعفر مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں۔ ارجن داس صاحب آپ اس قرارداد

پر دوبارہ نہیں بولیں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں قرارداد پر دوبارہ نہیں بولوں گا۔ جناب اسپیکر۔ ہاشمی صاحب نے جو باتوں میں اور جو گل فشانی کی ہے میں اس کے حوالے بات کررہا ہوں کہ جناب میری قرارداد کی حمایت آپ کیوں نہیں کرتے اور اس قرارداد کو آپ کیوں منظور نہیں کرتے۔ کابینہ کے فیصلہ آپ بعد میں بھی کرسکتے ہیں میں تو یہ کہوں گا کہ جینے کے وسائل کہیں وارد کہیں ندارد تو آپ حمایت کریں ہماری قرارداد کی اگر آپ ان سرکاری ملازمین کو کوارٹر دینا چاہتے ہیں تو ان کی حمایت میں کیوں بات نہیں کرتے۔ آپ اس بات پر کیوں ضد کرتے ہیں؟

○ **مسٹر سعید احمد ہاشمی۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب والا۔ جیسا کہ میں نے گذارش کی ہے کہ اس کابینہ میں' میں نے ورکنگ پیپر پیش کیا اور پچھلی گورنمنٹ میں بھی اسی خاکسار نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا تو میں کیوں نہ اس قرارداد کی حمایت کروں۔ میں تو ان کی قرارداد کو مزید خوبصورت بنا رہا ہوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ اللہ اللہ! اوہو! اوہو! اوہو! تو کیا یہ میری بدصورت قرارداد تھی؟

○ **وزیر قانون و پالیمانی امور۔** جناب والا۔ میں یہ چاہتا تھا کہ سرکاری ملازمین کو گھر جلد سے جلد ملیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ میں یہی بات تو کر رہا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب یا تو آپ ان کی سن لیں یا پھر خود بولیں۔ ہاشمی صاحب آپ کچھ اور کہنا چاہتے ہیں۔

○ **وزیر قانون و پارلیمانی۔** جناب والا۔ میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ اس بحث سے کہ یہ الفاظ شامل ہوں یا نہ ہوں مقصد ہمارا یہ ہے کہ وہ گھر سرکاری ملازمین کو ملیں تو کیوں نہ ہم اس قرارداد کو اتفاق رائے سے منظور کریں۔ اس ترمیم کے ساتھ تاکہ کام آگے بڑھے بلکہ اس کمیٹی میں میں ارجن داس صاحب کو بھی دعوت دوں گا کہ اس میں شامل ہوں اور ہمارے ہاتھ نمٹائیں اور جلد از جلد وہ کام نمٹے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔ مندو خیل صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ بات یہ ہے کہ ----(مداخلت)

○ **وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر صاحب۔ میں پوائنٹ آف رڈر پر ہوں۔
جناب والا۔ میرے خیال میں اس قرارداد پر اچھی بحث ہوئی ہے اور کافی بحث ہو چکی ہے اس کے متعلق کابینہ نے پہلے بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس کا متن اخبارات میں آچکا ہے اور تفصیلات آچکی ہیں۔ ارجن داس صاحب نے یہی ڈیٹیل اخبارات سے لے کر غالباً قرارداد پیش کی ہے۔ بہرحال پھر بھی ہم ان کے شکر گذار ہیں ہمارے فیصلے اور ہمارے کام سے وہ عوام سے کریڈٹ لینا چاہتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ تو پھر آپ اتنے بخیل کیوں بنتے ہیں تو آپ کریڈٹ کیوں نہیں دیتے۔

○ **وزیر تعلیم۔** ہم تو قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ ہم بخیل نہیں بنیں گے۔ بہرحال آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہماری ہی باتوں کو اس ایوان میں قرارداد کی صورت میں پیش کیا۔ پہلے ہی اس پر کام ہو رہا ہے۔ کوئی نئی بات اس پر آجائے تو بہتر ہو۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ مجھے بڑے ادب سے کہنا پڑتا ہے۔ وہ میرے چھوٹے ہیں میرے محترم ہیں میرے ساتھ انہوں نے کام بھی کیا ہے۔ ان کو معلوم ہے کہ اس وقت جو میں نے بات کی تھی وہ اس میں ہے۔ خیر یہ اپنی جگہ پر کہ یہ ہماری طرف سے ہو یا ان کی طرف سے۔ بالالفاظ دیگر چھوٹی سی ایک بات ہے قرارداد جس صورت میں ہے بڑی خوبصورت ہے۔ سیدھی بات ہے کام کرنا ہے بلوچستان کے لوگوں کے لئے چاہے وہ نوکریوں کی بات ہو یا ملازمین کے حوالے سے قرارداد جس انداز سے اس کو پیش کیا گیا ہے اسی طرح اسے منظور کیا جائے بس یہی صحیح ہے۔

○ **وزیر تعلیم۔** جناب والا۔ ترمیم بھی اچھی ترمیم ہے اور اس میں یہی بات ہے کہ اسے جلد کیا جائے اور جلد عمل درآمد کرنے سے لوگوں کو سہولت ہوگی۔

○ **مسٹر ڈاکٹر عبدالمالک۔** جناب والا۔ جناب اسپیکر۔ میں آپ سے اس چیز کی وضاحت چاہتا

ہوں کہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے ان ترمیمی نکات کی ہم وضاحت چاہتے ہیں۔ وہ کیا ہے شاید کہ وہ اچھے ہوں۔ اب ہمارے سامنے وہ پوائنٹس آئیں گے نہیں تو ہم اس کی کس طرح Approval دے دیں۔ ہمیں اس کے پوائنٹس بتائیں یہ تو کافی نہیں کہ فلاں اخبار میں آیا ہے اخبار میں ہم نے نہیں پڑھا۔

○ **مسٹر کچکولی علی۔** جناب والا۔ Pradon me sir! میں سمجھتا ہوں کہ رولز آف بزنس کے تحت اس میں خلاء ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں یہ بتایا جائے۔ دفعہ ۱۰۹ میں یہ ہے کہ انہوں نے ترمیم کب دی ہے۔ ہم نے جب یہ قرارداد پیش کی ہے اگر دو دن کے بعد دی ہے تو یہ Maintainable ہے بصورت دیگر یہ Maintainable نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ ترمیم دی ہے ہمیں پتہ نہیں کہ انہوں کس تاریخ میں یہ ترمیم دی ہے۔ اگر انہوں نے آج ہی دی ہے تو یہ ترمیم Maintainable ہی نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ترمیم کی اس مرحلہ پر ضرورت ہی نہیں ہے۔ قرارداد جیسی ہے اسی پر رائے لی جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ قرارداد نمبر ۳۴ کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد جن الفاظ میں پیش کی گئی تھی اسی طرح منظور کی گئی)

○ **جناب اسپیکر۔** اب اگلی قرارداد نمبر ۴۰ میر عاصم کرد پیش کریں۔

○ **میر عاصم کرد۔** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان سے نکلنے والی قدرتی گیس کی رائلٹی کے بقایا جات جو کہ ۳۶۰ ارب روپے بنتے ہیں وفاقی حکومت کے ذمہ عرصہ کئی سالوں سے واجب الادا ہیں مذکورہ رقم وفاقی حکومت بلوچستان کو جلد واپس کرے تاکہ یہ رقم بلوچستان میں ترقیاتی اسکیمات پر خرچ کی جاسکے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۴۰ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ بلوچستان سے نکلنے والی قدرتی گیس کی رائلٹی کے بقایا جات جو کہ ۳۶۰ ارب روپے بنتے ہیں وفاقی حکومت کے ذمہ عرصہ کئی سالوں سے واجب الادا ہیں مذکورہ رقم وفاقی حکومت بلوچستان کو جلد واپس کرے تاکہ یہ رقم بلوچستان میں ترقیاتی اسکیمات پر خرچ کی جاسکے۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر محمد عاصم کرد صاحب

○ **میر محمد عاصم کرد۔** جناب اسپیکر۔ سوئی گیس کے پیسے کئی سالوں سے مرکز پر واجب الادا ہیں میں اس ایوان سے سارے بلوچستان کے عوام کے توسط سے کہتا ہوں کہ جو پیسے سارے بلوچستان کو ملنے تھے اور اس کے لئے پی این اے کی پچھلی حکومت نے طویل جدوجہد بھی کی تھی۔ اس وقت آئی جے آئی کی حکومت نہیں تھی انہوں نے ہماری پی این اے کی حکومت ساتھ کمٹمنٹ بھی کی تھی کہ جتنے پیسے بلوچستان کی رائلٹی کے ہیں ہم کو دی دیں گے مگر ایک سال سے زائد کا عرصہ ہوگیا ہے آئی جے آئی کی حکومت ہے اور آج تک انہوں نے وعدہ پورا نہیں کیا ہے اور اس سے پہلے ایک پرائم منسٹر کا بیان آیا تھا کہ یہ پیسے ہمیں جمالی صاحب نے معاف کردیئے ہیں۔ میں جمالی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسے بلوچستان کے غریب عوام' نادار مستحق عوام کے تھے یہ پیسے ان کے ذاتی نہیں تھے جو مرکز کو معاف کریں گے یہ اتنی بڑی رقم ہے کہ یہ پیسے بلوچستان کے عوام کے ہیں یہاں غریب عوام ہیں۔ لوگوں کا ذریعہ معاش نہیں ہے ان کے وسائل کوئی نہیں ہیں کسی کے ذاتی نہیں یہ جاگیر کسی کی نہیں ہے یہ کسی کا اختیار نہیں ہے اور یہ پیسے بلوچستان کے کسی کی ذاتی جاگیر یا کسی کی جائیداد اور میراث نہیں ہے۔ ہم یہ پیسے مرکز سے لیں گے اور اگر مرکز نے نہیں دیئے تو ہم اس کے لئے طویل جدوجہد کریں گے۔ والسلام

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔** جناب والا۔ میں اس قرارداد کے متعلق یہ کہوں گا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ اقتدار اعلیٰ مسلسل عوام کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسائل پیدا ہوئے ہیں اور سارے ملک کے علاوہ ان مسائل نے بلوچستان میں گھمبیر شکل اختیار کرلی ہے اور ان کو حل کرنے کے لئے بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اس کے لئے کافی جدوجہد ہوئی کیونکہ اقتدار اعلیٰ ملک میں ایک خاص طبقے کے پاس رہا ہے اور اس نے ہمیشہ مسائل سے چشم پوشی کی ہے بڑی جدوجہد کے بعد فیڈریشن اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ان قومی وحدتوں کے مسائل کو سلجھانے کی طرف جاؤں صرف بلوچستان اور پشتون اور پشتون خواہ کے مسائل نہیں ہیں میں بلوچستان کے مسائل ایگنگ پی پی سی کے حوالے سے بلوچستان کا مسئلہ تھا اس کو ایک Vogue طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کے لئے ہم نے عوام نے کوشش کی ہے اور وزیراعلیٰ نے جو سوئی گیس کے چارجز کا تعین کیا ہے وہ بھی Exploitation پر منحصر ہے اور اس طرح بلوچستان کے لئے جو رائلٹی رقم رکھی گئی ہے وہ بے حد کم ہے۔ گیس کی رائلٹی جو دوسرے صوبوں کو ملتی ہے وہ زیادہ ہے ۱۹۷۳ء کے آئین میں جو گیس سرچارج کی وضاحت کی گئی ہے اور جو پیداوار تعین کیا گیا ہے یہ کہا گیا ہے کہ بلوچستان کے بقایا جات ملنے

چاہئیں وہ نہیں ملے ہیں کیونکہ بلوچستان کے پاس اور کوئی وسائل نہیں ہیں اور ذرائع نہیں ہیں جس سے وہ اپنے مسائل کو حل کرسکے۔

میں اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کی حمایت کریں اور مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ بلوچستان کے جو بقایا جات بنتے ہیں وہ بھی دے دے۔

○ مسٹر کچکول علی۔ جناب اسپیکر۔ یہاں جو پارٹیاں ہیں اور سیاسی نظام ہے سیاست' معاشیات کا دوسرا نام ہے ہم جتنی بھی سیاست کرتے ہیں وہ مطمئن اور سیاسی حقوق آئین میں ہمیں قومی اسمبلی نے دیئے ہیں وہ صرف متعین کردہ حقوق دے دیں ہم اس سے بیزار ہیں کہ وہ اس سے زائد حقوق دے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے آرٹیکل ۱۶۱ کو دیکھ لیں تو انہوں نے ان ساری چیزوں کو قبول کیا ہے جو حقوق آئین کے اس آرٹیکل میں دیئے گئے ہیں اور جو اس کے مطابق سوئی گیس کی رائلٹی بنتی ہے وہ ملے۔ سب سے بڑھ کر آپ بھی ایک وکیل ہیں اور جانتے ہیں جو ہمارے بنیادی حقوق ہیں آپ ان کو بہتر جانتے ہیں اس کے لئے جب ہماری سابقہ حکومت یعنی پی این اے کی حکومت نے مختلف طریقوں سے کوشش کی ہے اس کے لئے جدوجہد کی تھی۔ اس سلسلے میں سیمینار کئے اور جتنے مظلوم صوبے تھے انہوں نے ملکر اس کے لئے کوشش کی تھی کہ ہمارے جو حقوق ہیں وہ دیئے جائیں۔ انہوں نے رابطہ کیا کہ یہ حقوق ملیں۔ میں اسمبلی کے ہر اجلاس میں اس چیز کو دہرا رہا ہوں اگر آپ اس کو برا نہ مانیں۔ جب اسمبلیوں کو توڑا گیا تو اس کے لئے صدر اسحاق صاحب نے یہ ایک وجہ دی تھی کہ وفاقی حکومت کے جتنے یونٹ ہیں وفاقی حکومت ان کو ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق حقوق نہیں دے رہی ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں کہ اسمبلی توڑ رہا ہوں اور آئین کی پامالی ہو رہی ہے اور اس کے حقوق مکمل طور پر صوبوں کو نہیں دیا جارہا ہے اس لئے میں مجبور ہوں کہ اسمبلی کو توڑ دوں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جب اتنے واقعات ہوچکے ہیں ہم آئین کے مطابق یہ دیکھیں کہ بنیادی حقوق جو کوئی شخص وائیلٹ کر رہا ہے تو اس کے لئے آئین کے مطابق ہائی کورٹ میں کیس پیش کرسکتے ہیں کہ یہ ہمارے بنیادی حقوق تھے ختم کئے جارہے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو حقوق ۱۹۷۳ء سے دیئے گئے اور یہ دیئے حقوق گئے اور یہ مستند حقوق کو اب حاصل نہیں کرسکتے ہیں تو کب حاصل کرسکتے ہیں اس کے لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ حقوق ہماری حکومت کی وجہ سے حاصل نہیں ہو رہے ہیں ہم اس فلور میں اس ایوان میں کہہ چکے ہیں کہ ہمیں اپنے معاشی حقوق حاصل نہیں ہورہے ہیں۔

○ **میر عاصم کرد۔** جناب والا۔ جب ایوان میں اہم بات ہو رہی ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب باہر تشریف لے جارہے ہیں۔

(iii) قرارداد نمبر ۴۵ منجانب سنت سنگھ

○ **جناب اسپیکر۔** مسٹر سنت سنگھ اپنی قرارداد نمبر ۴۵ پیش کریں

○ **سردار سنت سنگھ۔ (اقلیتی سکھ نمائندہ)۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں اچھی خاصی تعداد سکھ مت کے پیروکاروں کی آباد ہے اور سکھ مت کے یہ پیروکار ہر سال تیرتھ یاترا کے لئے امرتسر یعنی (ہندوستان) جاتے ہیں لہٰذا انہیں وہ تمام سہولیات اور مراعات فراہم کی جائیں جو حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں اچھی خاصی تعداد سکھ مت کے پیروکاروں کی آباد ہے اور سکھ مت کے یہ پیروکار ہر سال تیرتھ یاترا کے لئے امرتسر یعنی (ہندوستان) جاتے ہیں لہٰذا انہیں وہ تمام سہولیات اور مراعات فراہم کی جائیں جو حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے۔

○ **مسٹر سنت سنگھ۔** جناب اسپیکر۔ ہم بھی اس ملک کے باشندے ہیں ہمارا بھی حق بنتا ہے۔ جس طرح مسلمان حج پر جاتے ہیں۔ ہمارے سکھ مذہب میں بھی روایات ہے کہ یاترا کریں لہٰذا ہمیں سرکاری خرچے پر بھیجا جائے۔

○ **میر محمد اسلم بزنجو۔ (وزیر محکمہ لیبر)۔** جناب اسپیکر۔ سنت سنگھ کے علاوہ بلوچستان میں ہمیں کہیں اور سکھ نظر نہیں آتے وہ ہمیں بتا دیں کہ سکھ کہاں رہ رہے ہیں؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں اس قرارداد کے حوالے سے بات کروں گا کہ لیبر منسٹر صاحب نہ یہ بات کی کہ سکھ کہاں رہتے ہیں جناب کیوں آنکھیں بند کردیتے ہیں۔ سکھ کا جب ایم پی اے

بیٹھا ہے تو سکھ کیوں نہیں بلوچستان میں---(مداخلت)

جناب اسپیکر صاحب- یہاں پر آئین کو Violate کیا جارہا ہے----(مداخلت)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** (پوائنٹ آف آرڈر) سردار صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے وہ اس کی روشنی میں کچھ تفصیل سے ایوان کو بتا دیں- ارجن داس صاحب آپ ذرا ان کو بولنے دیں-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جی ہاں- بولنے دیتا ہوں- جناب ہم سکھ کے پیروکار ہیں- ہم بھی گرو گرنتھ صاحب کے پیروکار ہیں- آپ کو یہ پتہ نہیں ہے جناب ڈاکٹر صاحب-

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل-** جناب اسپیکر سنا ہے کافی ہندو سکھ کے پیروکار بنے ہیں پچھلے الیکشن میں-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** کیا فرمایا مندوخیل صاحب آپ نے؟ ---(مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل- (وزیر تعلیم)-** جناب دیکھنے میں آیا کہ آپ لوگ کافی سکھ کے پیروکار بن گئے ہیں-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب آپ جیسے دوستوں کا انتظار ہے- (قہقہہ)

○ **جعفر خان مندوخیل-** وزیر تعلیم- میرے خیال میں یہ آپ کو ڈیرہ بگٹی میں ملیں گے-

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب عالی- ہماری کوشش یہ ہے کہ آپ جیسے خوبصورت اور سندر دوست ہمارے ساتھ مل جائیں یہ بڑی اچھی خوشی کی بات ہوگی- خدا کی قسم!

○ **سردار سنت سنگھ-** جناب اسپیکر- ہمارے مذہب میں حکم ہے اور گرو کا حکم ہے گرو کی بانی ہے (اس موقع پر معزز رکن نے سکھ مت کے مذہبی زبان میں الفاظ ادا کئے)

○ **ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ-** جناب ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں-

○ **ملک محمد شاہ مردانزئی**

وزیر سماجی بہبود- جناب اسپیکر میں سردار صاحب کی زبان بالکل نہیں سمجھا- انہوں نے کیا بولا بہرحال اس

کی قرارداد اس حوالے سے تھی جس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے لیکن جہاں سردار صاحب نے حج کی بات کی تھی۔ اس سے مسلمانوں کا استحقاق و جذبات مجروح ہوا ہے۔ یہ حج کا مسئلہ ساری دنیا میں اس کا ایک اہم مقام ہے اور ساری دنیا اس کو تسلیم کرتی ہے لیکن اگر سردار صاحب اپنی بات کرتے بہت اچھا تھا۔ شاید اس کا پتہ نہیں ہے؟۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر سنت سنگھ۔** یہ ہمارا حق ہے۔۔۔(مداخلت) (قہقہہ)

○ **جناب اسپیکر۔** سردار صاحب آپ بیٹھیں تشریف رکھیں آپ کی تقریر مکمل ہوگئی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** حاجی محمد شاہ مردانزئی

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی۔** جناب والا۔ میں نے یہ سنا ہے کہ وہ پہلے ہندو تھا اور اب سکھ ہوگیا ہے۔ میں نے حقیقت میں پہلے یہاں سکھ نہیں دیکھے ہیں۔ سکھ کہاں پر اور اب دیکھ رہا ہوں اور باقی مجھے کوئی پتہ نہیں ہے لیکن اس قراردداد میں حاجیوں والی بات ہے یہ بالکل باعث افسوس ہے اگر وہ اب اپنے مراعات مانگتے ہیں میں ان کی حمایت کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ ہوں آپ بالکل انڈیا جائیں صبح بیٹھ جائیں شام کو انڈیا پہنچ جاتے ہیں لیکن ایسے مقدس مقام کے ساتھ اپنے آپ کو جوڑنا بہت افسوس کی بات ہے۔ اس میں مسلمانوں کااستحقاق مجروح ہورہا ہے اور میں آپ سے گذارش کر رہا ہوں کہ ایسے مقام کے ساتھ اپنے آپ کو نہیں جوڑنا چاہئے۔ تھینک یو!

○ **جعفر خان مندوخیل۔ وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر۔ میں محمد شاہ مردانزئی کے بیان کی حمایت کرتا ہوں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ اذان ہورہی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** (اذان کے بعد) جعفر خان مندوخیل صاحب

○ **جعفر خان مندوخیل ۔ وزیر تعلیم۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ کے اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ حاجی محمد شاہ صاحب وزیر حج و اوقاف نے جو وضاحت کی ہے اس کی میں تائید کرتا ہوں کیونکہ حج کے ساتھ کسی اور مقام کو تشبیہہ دینا کسی بھی مذہب کے ہزاروں مذہب ہیں ہزاروں مقدس مقامات ہیں۔ ان کی میں کبھی

بھی مخالفت نہیں کرونگا کہ ان کو یہ سہولیات نہ دی جائیں یا وہاں جانے کی اجازت نہ دی جائے یا ان کا تقدس خراب کیا جائے لیکن حج جو اسلام اور مسلمانوں کا ایک واحد مرکز ہے اور لاکھوں فرزندان توحید ہر سال وہاں حج کے لئے جاتے ہیں اور حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور اسلام کا وہ واحد مقدس مقام جس کی کسی اور مذہب میں یا جس کی کسی اور دین میں کوئی مثال آپ کو ملے گی۔ اس کے ساتھ تشبیہ دینا یا وہ مراعات مانگنا حج کا نام لینا اس میں واقعی مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں اور بہت سے مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ بھائی یہ غلط تشبیہ دی گئی ہے اس سے ہمارے جذبات بھی مجروح ہوئے ہیں اور تمام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونگے۔ ان کا اپنا جو حق ہے اس کے متعلق وہ چاہے زیادہ مانگیں یا کم مانگیں۔ انشاء اللہ اس کی ہم ہر جگہ تائید و حمایت کریں گے لیکن اگر وہ ایک فقرہ اس میں حذف کریں یا اس کو دوبارہ پیش کریں کہ حج کے برابر سہولیات اس سے میرے خیال میں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونگے اور اس اسمبلی کو بھی مسلمان جو ہے اس کی یہ خواہش نہیں ہوگی کہ یہ اسمبلی بھی اس طرح Recommendation سفارشات دے دے کہ کسی بھی اقلیت کو حج کے برابر یا حج کے نام کے سے منسلک کیا جائے یا اس کے ساتھ حج کی برابری دی جائے۔ میں اس ایوان سے سفارش کروں گا کہ اس قرارداد کو نامنظور کیا جائے اور اس کو اگر سنت سنگھ صاحب حج کا لفظ حذف کر کے Proper Shape میں پیش کردیں تو ہم انشاء اللہ ہروقت اس کی حمایت کریں گے اور اسلام میں بھی اقلیتوں کے تحفظ کی ذمہ داری دی گئی ہے اور ہم بھی انشاء اللہ ان کے حقوق کے تحفظ کی حمایت کریں گے اور ان کو جو بھی Facilities اور سہولیات یہ حکومت یا مرکزی حکومت دینا چاہے تو اس کی سفارشات کریں گے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ گرو سردار سنت سنگھ کی قرارداد کے حوالے سے بات کروں گا لیکن پہلے یہ میرے لئے مناسب اور اخلاقی فرض بنتا ہے اور یہ میرا فریضہ اول ہے کہ جناب جعفر مندوخیل صاحب اور جناب آنر ایبل محمد شاہ مردانزئی صاحب وزیر زکوۃ اور وزیر تعلیم صاحب نے جو فرمایا ہے۔ جناب اسپیکر۔ یہ بات واضح ہے کہ ہم پاکستان کی اقلیتیں ہیں۔ آپ نے بات کی ہے کہ جناب اسلام میں اقلیتوں کو آئینی اور مساویانہ حقوق حاصل ہیں۔ جناب اسپیکر۔ ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ اس بات کا اور ہم بڑے احترام سے اور بڑی عقیدت سے اور بڑی عزت سے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں اور اس بات پر فخریہ انداز میں کہتے ہیں کہ ہم اپنے مذہبی اصولوں کے ساتھ ساتھ مذہب اسلام کے سنہری اصولوں کے بھی قدرداں ہیں ہمیں احترام ہے مذہب اسلام کا بلکہ میں تو یہ گذارش کروں گا کہ جناب مذہب اسلام میں جو رواداری ہے اور جو

فراخ نظری ہے جو فراخدلی ہے اس کے بھی ہم معترف ہیں بلکہ مذہب اسلام کا طرہ امتیاز بھی رواداری ہے۔ جناب اسپیکر۔ میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا محمد شاہ مردانزئی کی خدمت میں اور جناب مندوخیل صاحب کی خدمت میں کہ جناب آپ ایک پختہ راسخ العقیدہ مسلم ہوتے ہوئے آپ نے یہ بات کیسے کہہ دی ہے کہ جناب اقلیتیں خدانخواستہ یہ لفظ حذف کرنے بغیر ہمارے جذبات مجروح ہونگے یا ہمارے تمام مسلم بھائیوں کے جذبات مجروح ہونگے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ جناب اسپیکر۔ کہ اس قرارداد میں کوئی ایسی باتی نہیں ہے کہ جس سے کسی کے جذبات مجروح ہوں بلکہ ہمیں اپنے جذبات سے بخدا آپ مسلمان بھائیوں کے جذبات عزیز ہیں۔ ان کے جذبات درست ہیں۔ بھائی ہم نے اس ملک کو دل و جان سے اپنا ملک بنایا ہے۔ ہم اس دھرتی کو بھی احترام سے دیکھتے ہیں جتنا اپنے آپکو دیکھتے ہیں مجھے آپ کی اس تنگ دلی اور آپ کی اس تنگ نظری پر بڑا دکھ ہوا ہے کہ آپ نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جناب ہمارے جذبات مجروح ہونگے۔ بھائی خدا کے لئے جناب سردار صاحب نے یہ ریفرنس ضرور دیا ہے کہ جناب جیسے کہ حکومت ہر۔اا، عازمین حج کو جو سہولتیں دیتی ہے ہمیں بھی وہ تیرتھ یاترا کے لئے وہی سہولتیں دی جائیں۔۔۔(مداخلت)

○ **محمد شاہ مردانزئی۔ وزیر سماجی بہبود۔** (پوائنٹ آف آرڈر)جناب اسپیکر۔ مجھے یہ تشویش ہوئی تھی کہ آپ نے حج اور اپنے مقام دونوں کو ایک ساتھ جوڑا تھا۔ جس وقت ہمارے اسلام اور مذہب میں کوئی دوسری چیز برابری کی صف میں آتی ہے تو ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔۔۔۔(مداخلت)

آپ کا حج کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے آپ کو اس چیز کے ساتھ نہیں جوڑنا چاہئے جو چیز آپ نے اس کے برابر کردیا اس سے دونوں کی حیثیت برابر ہوگئی۔ ہم اس برابری کی حیثیت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور آپ کو یہ کرنا چاہئے کہ آپ اس کو واپس لے لیں۔ سردار سنت سنگھ صاحب اٹھ جائیں تاکہ یہ قرارداد اپنی جگہ پر ہو اور حج کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے تاکہ مسلمانوں کے جزبات مجروح نہ ہوں اور ان کی دل آزادی نہ ہو۔

○ **مسٹرارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ میں تو یہ گذارش کر رہا ہوں مردانزئی صاحب کی خدمت میں کہ آپ تو سماجی بہبود اور زکوۃ اور عشر کے منسٹر ہیں۔ آپ کو کم سے کم یہ بات وسیع النظر ہوکر سوچنی چاہئے آپ کیوں اس حد تک جذباتی ہو رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں نے یہ وضاحت کردی ہے میرے خیال میں اب مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ جب میں یہ بات کہہ رہا ہوں کہ ہمیں باری النظر میں

واضح طور پر احترام ہے۔ مذہب اسلام کے ان تمام سنہری اصولوں کا اس تمام روشن اصولوں کا

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب یہ اس حد تک قرارداد ہو کہ انہیں بھی وہ تمام سہولیات اور مراعات فراہم کی جائیں۔ اس حد تک آپ کی قرارداد ہو تو ٹھیک ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اصل ڈیمانڈ تو اس کی یہ ہے کہ یہ سہولتیں دی جائیں۔۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ جناب (پوائنٹ آف آرڈر) سر!

جناب اسپیکر۔ ہماری استدعا یہ ہے کہ جہاں انہوں نے اس قرارداد میں یہ کہا جو حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے یعنی کہ حج کے برابر اس کو کردیا کل ربوے کو لوگ حج کے برابر کردیں گے کل آپ کے تربت میں جو دوسرا ہے اس کو حج کے برابر کردیں گے۔ ہمارے مذہب میں اتنی گنجائش نہیں ہے نہ ہم اس کو کسی اور' اور کسی بھی دین کو کسی بھی فریق کو حج کے برابر کرسکتے ہیں۔ حج ہمارے دین اور ایمان کے مطابق حج ایک اعلیٰ اور اسلام کا پانچواں رکن ہے۔

اسلام میں اس کا کوئی اور جوڑ نہیں ہے جو بھی اس کو برابر کرتے ہیں غلط ہے اگر حکومت اس کو جو بھی مراعات فراہم کرتی ہے اس پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن افسوس یہ ہو رہا ہے کہ ہمارے اس ایوان میں اور بھی لوگ اس کو سن رہے ہیں اور اس پر نہیں اٹھ رہے ہیں کہ بھائی اسلام کا تو ہم ہی نے آخر تحفظ کرنا ہے اس کو حج کے برابر کس طرح کر رہے ہیں۔ اسپیکر صاحب آپ اس کو ذرا دیکھ لیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** مندوخیل صاحب آپ اس تحریک کی بات کریں۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ کل ربوہ کو بھی حج کے برابر کردیں گے کل دوسرے کو بھی۔

○ **جناب اسپیکر۔** مندوخیل صاحب۔ اگر اس طرح کیا جائے کہ قرارداد وہاں تک ٹھیک ہے اور یہ کیا جائے کہ "گنجزا انہیں بھی تمام سہولیات اور مراعات فراہم کی جائیں اور یہ الفاظ اس میں سے حذف کیے جائیں "جو حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے" تو اس حد تک قرارداد منظور ہوگی؟

○ **وزیر تعلیم-** جی- ہم حمایت کرتے ہیں-

○ **حاجی شاہ مردانزئی- وزیر سماجی بہبود-** جناب والا- اگر سردار سنت سنگھ صاحب قرارداد کی خواہش رکھتے ہیں تو دوسری شکل میں لائیں اس کو تو بالکل مسترد کیا جائے تاکہ اس میں کل دوسرا بھی شریک نہ ہو جائے----- (مداخلت)

○ **مسٹر محمد اسلم بزنجو- (وزیر محنت و افرادی قوت)** جناب اسپیکر صاحب- آپ نے فرمایا کہ اس حد تک منظور کرتے ہیں جیسا آپ نے کہا تو اس حد تک قرارداد منظور کرلینے میں کوئی حرج نہیں ہونی چاہئے----- (مداخلت)

میں صرف سردار صاحب سے اتنا پوچھتا ہوں کہ باقی سکھ کدھر ہیں ٹھیک ٹھاک ہیں؟ وہ کہیں نظر نہیں آتے' خیریت سے تو ہیں؟

○ **مسٹر محمد صالح بھوتانی- (وزیر صنعت)-** جناب والا- سردار سنت سنگھ صاحب خود کہیں یہ الفاظ واپس کئے جائیں اور اس کے بعد ہم یہ کریں ورنہ ہم مسلمانوں کے جذبات اس سے مجروح ہوئے ہیں کہاں سکھ یاترا اور کہاں اللہ کا گھر خانہ اور خانہ رسول اللہ یہ کیسی بات ہے؟

○ **جناب اسپیکر-** ارجن داس صاحب' سردار صاحب کے جو Last والے الفاظ ہیں "جو حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے" یہ اس قرارداد سے حذف کرانا چاہتے ہیں- سردار صاحب ان سے الفاظ آپ حذف کرنا چاہتے ہیں-

○ **سردار سنت سنگھ-** جی ہاں-

○ **جناب اسپیکر-** کون سے الفاظ آپ حذف کرنا چاہتے ہیں-

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی- (وزیر سماجی بہبود)-** جناب اسپیکر صاحب- اس کا تو سردار سنت سنگھ صاحب کو پتہ نہیں ہے یہ تو دوسرے سے لکھوایا ہے اور پتہ نہیں کل اور کیا کیا لکھوائیں گے-

○ **جناب اسپیکر-** مردانزئی صاحب- ----(مداخلت)

○ **حاجی محمد شاہ مردانزئی- (وزیر سماجی بہبود)-** جناب والا- سردار صاحب کی کرسی اس سے

دور کردیں کہ وہ ہندو ہے اور وہ سکھ ہے ان کو الگ الگ بٹھا دیں تاکہ وہ کوئی اور چیز اس سے نہیں لکھوائے۔ کل کوئی اور چیز لکھوا کے بھیج دیں گے پھر ہم لوگ کیا کریں گے ابھی تک تو یہ مذہب پر آگیا ہے پھر پتہ نہیں۔ --(مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** (وزیر تعلیم)۔ جناب اسپیکر۔ میں حاجی محمد شاہ صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ میرے خیال میں دونوں نے مل کر ہم (لوگوں) مسلمانوں کے جذبات مجروح کئے ہیں اور ان کی کرسی الگ کی جائے۔ سردار صاحب جو کچھ بھی کہیں اس کی تو پرواہ نہیں ہے جو کچھ بھی کہیں چاہے وہ ہمیں کافر ہونے کو بھی کہہ دیں کچھ بھی کہیں لیکن ارجن داس جو ان ڈکٹیشن دے رہے ہیں اس سے ہم مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں اس چیز کا تو نوٹس لیا جائے کل ایسا نہ ہو کہ کل عوام آپ کے پاس آجائیں----(مداخلت) کچھ اور ہو۔

○ **نواب ذوالفقار علی مگسی۔** (وزیر داخلہ)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب۔ میرے خیال میں ابھی اس پر رائے ہوجائے اور اس پر زیادہ بحث نہ کی جائے تو مناسب ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** میرے خیال میں اس پر رائے ہوجائے۔ castوالے الفاظ اس سے حذف کئے جائیں---(مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ وزیر تعلیم۔** نہیں اسپیکر صاحب۔ یہ مسلمانوں کے جذبات کا مسئلہ ہے کل کوئی اور ایسے شوشا چھوڑ دیں گے جس سے یہاں فسادات شروع ہوسکیں گے اس طرح جذبات کا خیال رکھا جائے۔ ہم لوگوں کا اسلامی ملک ہے' اسلامی آئین ہے' مسلمانوں کا ملک ہے اس میں جو بھی بات کی جائے اس چیز کا خیال رکھا جائے کہ مسلمانوں اس سے جذبات مجروح نہ ہوں باقی وہ جو اپنی Facilities یعنی سہولیات مانگتے ہیں وہ اس کے لئے الگ قرارداد پیش کریں۔ خدا کرے وہ ایک کروڑ روپے فی آدمی کے حساب سے مانگ لیں' ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مندوخیل صاحب ہم اس پر رائے لیتے ہیں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ ---

○ جناب اسپیکر۔ جی۔

○ سردار محمد طاہر خان لونی۔ جناب والا۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے دینی علماء آج اس بحث میں ایک بھی حاضر نہیں ہیں وہ اس چیز کا خوب صحیح طریقے سے تشریح کرسکتے تھے ہم لوگ جعفر صاحب' حاجی مردانزئی صاحب اور میرے جیسے بھی بات کریں وہ صحیح نہیں ہے۔ سکھ بھی ایک مذہب ہے ہندو بھی ایک مذہب اور مسلمان بھی ایک مذہب ہے' اگر وہ اس کو صحیح نہیں سمجھتا اسلام کو صحیح سمجھتا' اچھا سمجھتا تو وہ آج' مسلمان ہوتا یہ ہر ایک کا مذہب اور اپنا اپنا عقیدہ ہے اور اپنا اپنا طریقہ ہے جو کوئی کہتا ہے کہ ہم زیارت کرتے ہیں کسی جگہ زیارت پر جاتے ہیں مسلمان کہتے ہیں کہ ہم مکہ شریف حج کرنے کے واسطے جارہے ہیں یہ نام ہیں ہر ایک کے ہیں۔

○ مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ (وزیر تعلیم)۔ (پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ زیارت اور حج میں بڑا فرق ہے۔۔۔۔ (مداخلت)

معزز رکن کو اسلام کی معلومات نہیں ہیں ہم کو تھوڑی بہت ہے۔۔۔۔ (مداخلت)

○ سردار محمد طاہر خان لونی۔ جناب اسپیکر۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہو میں نے پہلے آپ کو واضح کردیا ہے کہ ہماری اس دنیا میں کئی مذاہب ہیں اور ہم لوگ ہر ایک اپنے اپنے مذہب پر مرتے ہیں اگر ہم لوگ / ہم انسان ایک دوسرے کے اپنے مذہب پر نہیں مرتے تو ہمارا ایک مذہب ہوتا ہم لوگوں کا عقیدہ ہر ایک کا مذہبی عقیدہ علیحدہ علیحدہ ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اب مکہ شریف ہے ہم جاتے ہیں وہاں پر ہم حج کرنے کے واسطے جاتے ہیں اپنے گناہ معاف کرانے کا واسطے تو یہ کرنے کے لئے جاتے ہیں اللہ کے دربار میں حاضر ہونے کے واسطے جاتے ہیں ایسے ہی سکھ کا ہوگا۔ ہمیں تو پتہ نہیں ہے ایسا ہی ہندو کا ہوگا۔ مجھے پتہ نہیں ہے اگر انہوں نے یہ ڈیمانڈ کردیا کہ ہمیں بھی یہ سہولتیں دی جائیں تو کونسا آسمان ہمارے اوپر گرا ہے؟ یہ اس کا بھی حق بنتا ہے۔۔۔۔ (مداخلت)

○ سردار صالح بھوتانی۔ (وزیر صنعت)۔ جناب والا۔ سردار صاحب حکومت دشمنی میں یہ بھی بھول گئے ہیں کہ اسلام اور دوسری چیزوں میں کیا فرق ہے ہمیں کسی کے مذہب سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہم ہر مذہب کا اور اقلیتوں کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کرتے ہیں لیکن یہ لفظ عازمین حج پر جانے والے' عازمین حج

حجاج کرام کہا جا رہے ہیں اور حج کہا اور سکھ یاترا کہاں جا رہے ہیں۔ حج میں ان کی خدمت ایک سعادت ہے کیا ان کی خدمات بھی ہمارے لئے سعادت ہوگی؟ جناب والا۔ وہ اپنے لئے سہولیات مانگیں لیکن حج سے تشبیہہ دینا سراسر غلط ہے۔

○ **سردار صالح محمد بھوتانی - وزیر صنعت۔** جناب اسپیکر۔ یہ حج والے الفاظ کاٹ دیئے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سردار بھوتانی صاحب۔ اب اس پر مزید بحث ختم کی جائے۔ میں رائے لیتا ہوں ــــ (مداخلت)

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میرے خیال میں ہم اس کے متعلق بہت ساری باتیں کر چکے ہیں آج پتہ نہیں کیا اس کو موقع ملا ہے اپنے آپ کو اسلام کے بڑے داعی کہلانے والے۔ یہاں پر ہر طرف سے بحث ــــ (مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ وزیر تعلیم۔** جناب معزز رکن شاید اسلام کے اتنے ــــ

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔ ــــ (مداخلت)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ وزیر تعلیم۔** جناب ان کے نظریات کیمونسٹوں سے ملتے ہیں ان کو شاید اسلام کا اتنا احساس نہیں ہے لیکن ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہم کو احساس ہوا ہے۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** پتہ نہیں ہے کہ وہ پانچ وقت نماز بھی پڑھتا ہے یا نہیں؟ بات دراصل یہ ہے کہ اس پر کافی بات ہو چکی ہے خدا کے لئے کیوں ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں اس کے لئے اسپیکر صاحب نے بہت اچھی معقول تجویز پیش کی ہے کہ جو الفاظ جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام سے یا کسی اور بات سے ٹکرا رہے ہیں اس کو حذف کیا جائے' بات ختم ہوگئی ہے تو خواہ مخواہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہوا وہ ہوا ــــ (مداخلت)

اس پر رائے لینے کی کیا بات ہے سنت سنگھ بھی اس پر ایگری کر گیا ہے کہ بھائی جو دوسری باتیں ہیں اس کو حذف کردیں۔ قرارداد کی آپ لوگ بھی حمایت کرتے ہیں اس کو بھی پاس کردو۔

○ **جناب اسپیکر۔** آیا قرارداد کو اس شکل میں منظور کیا جائے کہ اس سے یہ الفاظ حذف ہو "جو حکومت ہر سال عازمین حج کو فراہم کرتی ہے"؟ قرارداد منظور کی جاتی ہے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔** یا اس کو دوبارہ پیش کیا جائے یا اس کو ریجیکٹ کیا جائے۔ دو باتوں میں سے ایک کیا جاسکتا ہے۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** میرے خیال میں اب دو قراردادیں باقی ہیں اب نماز کے لئے وقفہ کریں۔ تین بجے دوبارہ اجلاس کی کارروائی ہوگی۔

(دوپہر دو بجکر پانچ منٹ پر اسمبلی کا اجلاس سہ پہر تین بجے تک ملتوی ہوگیا)

(اسمبلی کا اجلاس دوبارہ سہ پہر ساڑھے تین بجے جناب اسپیکر۔ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ کی زیر صدارت شروع ہوا)

○ **جناب اسپیکر۔** بسم اللہ الرحمن الرحیم○

چونکہ کورم پورا نہیں ہے۔ دو قراردادیں جو باقی تھیں۔ ایک قرارداد کے محرک تشریف فرما نہیں ہیں جبکہ دوسری قرارداد کے محرک موجود ہیں۔ لہذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۳ نومبر ۱۹۹۱ء کی صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(سہ پہر تین بجکر بتیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس
مورخہ ۳ نومبر ۱۹۹۱ء (بروز یکشنبہ) تک کے لئے ملتوی ہوگیا)